بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
74

ایڈیٹر
منصور احمد

شمارہ
48

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian
www.akhbarbadr.in

❁ 05 جمادی الثانی 1447 ہجری قمری ❁ 27 نبوت 1404 ہجری شمسی ❁ 27 نومبر 2025ء

## ارشاد باری تعالیٰ

### حقیقی مومن اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ ○

﴿سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ: 9﴾

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔

## اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 نومبر 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

## انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی رعایت رکھے

### فرمودات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

وہ (مومن) اپنے معاملات میں خدا کے ساتھ ہیں خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی اُن کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی اُن کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں اُن سب میں تابمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھالیں......ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں☆ کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ انکو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو **لباس** کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقۡوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔

☆ ایمانی عہدوں سے مراد وہ عہد ہیں جو انسان بیعت اور ایمان لانے کے وقت ان کا اقرار کرتا ہے جیسے یہ کہ وہ خون نہیں کرے گا۔ چوری نہیں کرے گا۔ جھوٹی گواہی نہیں دے گا۔ خدا سے کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا اور اسلام اور پیروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مرے گا۔ منہ

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208 تا 210)

❁❁❁

تفسیر کبیر سے اقتباس

## اسلام امانت دیانت اور معاہدات کی پابندی کو خاص اہمیت دیتا ہے

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المؤمنون کی آیت 9 وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ایفائے عہد کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اسقدر خیال رہتا تھا کہ ابھی آپ نے دعوٰئے نبوت بھی نہیں فرمایا تھا کہ قبائلی لڑائیوں اور روزمرہ کے باہمی جھگڑوں اور فسادات کو دیکھ کر مکہ کے چند نوجوانوں نے ایک انجمن بنائی جس کی غرض یہ تھی کہ وہ مظلوموں کی مدد کیا کرے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس مجلس میں شامل ہوئے اور سب نے مل کر یہ قسمیں کھائیں کہ جب تک سمندر میں پانی کا ایک قطرہ تک بھی موجود ہے وہ ہمیشہ مظلوموں کی مدد کریں گے اور اُن کے حق انکو ظالم سے دلوانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرسکیں گے تو اپنے پاس سے مظلوم کا حق ادا کریں گے۔ یہ انجمن جو مظلوموں کی دادرسی اور اُن کی امانت کا بیڑہ لے کر اُٹھی تھی اُس نے کیا کام کیا اور کس طرح مظلوموں کی مدد کی؟ اس بارہ میں تاریخی طور پر کچھ زیادہ معلومات نہیں ملتیں مگر دعویٰ نبوت کے بعد جبکہ مکہ کے لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جان لیوا دشمن بن گئے ایک شخص جس نے ابوجہل سے کچھ روپیہ لینا تھا مگر وہ دیتا نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے عرض کیا کہ آپ حلف الفضول میں شامل رہ چکے ہیں اور آپ نے اس کی قسم کھائی تھی کہ ہمیشہ مظلوموں کی مدد فرمائیں گے میں آپ کو آپ کا عہد یاد دلاتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ میرا کچھ روپیہ ابوجہل نے دینا ہے آپ اس کے پاس چلیں اور مجھے یہ روپیہ دلا دیں۔ جب اُس نے یہ بات کہی تو باوجود اس کے کہ مکہ میں کھلے بندوں پھرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے خطرہ کا موجب تھا اور پھر ابوجہل آپ کا شدید ترین دشمن تھا اور ہوسکتا تھا کہ وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائے۔ آپ فوراً اُٹھے اور اُس کے ساتھ چل کر ابوجہل کے مکان پر جا پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ابوجہل دستک کی آواز سن کر باہر نکلا آپ نے فرمایا اس شخص کا تم نے کچھ روپیہ لیا ہوا ہے وہ فوراً اسے ادا کردو۔ ابوجہل بلاچوں و چرا اندر گیا اور روپیہ لاکر اُس نے اُس شخص کے حوالے کردیا۔ ابوجہل کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کہنے پر ایک شخص کو اس کا روپیہ دے دینا کوئی ایسی بات نہ تھی جو چُھپی رہتی۔ جنگل کی آگ کی طرح یہ بات مکہ میں پھیل گئی اور لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں کہ ابوالحکم ہمیں تو کہتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بات نہ مانو۔ اور خود اُس سے اتنا ڈر گیا کہ ایک منٹ کے اندر اندر روپیہ دینے کیلئے تیار ہو گیا۔ جب اُس نے یہ باتیں سُنیں تو وہ کہنے لگا۔ خدا کی قسم اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی وہی کام کرتے جو میں

باقی صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ فرمائیں

## ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

### وعدہ کرکے مکر جانے والا خالص منافق ہے

❁ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَرۡبَعُ خِصَالٍ مَنۡ کُنَّ فِیۡہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنۡ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخۡلَفَ، وَاِذَا عَاہَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَمَنۡ کَانَتۡ فِیۡہِ خَصۡلَۃٌ مِنۡہُنَّ کَانَتۡ فِیۡہِ خَصۡلَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں جس میں ہوں گی وہ تو پکا نرا منافق ہوگا جب بات کہے تو جھوٹ اور جب وعدہ کرے تو خلاف اور جب عہد کرے دغا کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر آجائے جس میں ان خصلتوں میں کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی خصلت ہے جب تک اس کو نہ چھوڑ دے۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب اثم من عاھد ثم غدر)

❁ وَعَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ اَبِی الۡحَمۡسَآءِ قَالَ بَایَعۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَبۡلَ أَنۡ یُّبۡعَثَ وَبَقِیَتۡ لَہٗ بَقِیَّۃٌ فَوَعَدۡتُّہٗ اَنۡ اٰتِیَہٗ بِھَا فِیۡ مَکَانِہٖ فَنَسِیۡتُ فَذَکَرۡتُ بَعۡدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا ھُوَ فِیۡ مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَدۡ شَقَقۡتَ عَلَیَّ اَنَا ھٰھُنَا مُنۡذُ ثَلٰثٍ اَنۡتَظِرُکَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے کہ زمانہ بعثت سے پہلے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خرید وفروخت کی اور آپ کا کچھ بقایا رہ گیا۔ میں نے وعدہ کیا کہ آپ اسی جگہ ٹھہریں اس کے بعد میں بھول گیا اچانک مجھے تین روز بعد یاد آیا کیا دیکھتا ہوں کہ آپؐ اسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے صرف اتنا فرمایا تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا میں یہاں تین روز سے تمہارا انتظار کررہا ہوں۔

(مشکوٰۃ کتاب الآداب، باب الوعد)

❁❁❁

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

## جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے

# صداقتِ احمدیت کا چمکتا ہوا نشان

آنحضرت ﷺ نے دور آخر میں امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری عطا فرمائی تھی اور اس کے زمانہ میں بہت سے چمکتے ہوئے نشانوں کے ظاہر ہونے کا وعدہ بھی فرمایا تھا جو کہ آپ علیہ السلام کے زمانہ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔

❁ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ سچے امام مہدی کی نشانی یہ ہوگی کہ اس کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن لگے گا جو چاند گرہن کی معینہ تاریخوں میں پہلی رات کو اور رمضان کے ہی مہینہ میں سورج گرہن کی معینہ تاریخوں میں سے درمیانے دن میں لگے گا۔ الحمد للہ کہ یہ نشان 1894ء میں پورا ہو چکا ہے۔

❁ اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ آنے والے امام مہدی کو جب لوگ قبول نہیں کریں گے اور گستاخی کریں گے تو عذاب کے طور پر اس کے زمانہ میں پلیگ بھی پھوٹے گی۔ چنانچہ یہ پلیگ 1902ء میں پھوٹی جس میں لاکھوں لوگ لقمہ اجل بنے۔ آپ علیہ السلام نے پلیگ کے پھوٹنے پر فرمایا کہ میرے خدا نے مجھے ٹیکہ لگانے سے منع فرما دیا ہے اور میں باوجود ٹیکہ نہ لگانے کے پلیگ سے محفوظ رہوں گا اور میرے مخالف اور دشمن پلیگ سے ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بہت سے معاندین پلیگ سے ہلاک ہوئے اور آپ باوجود ٹیکہ نہ لگانے کے محفوظ رہے۔

❁ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ سچے امام مہدی کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ اس کے زمانہ میں صلیب کے باطل خیال کثرت سے پھیل جائیں گے اور آنے والا امام مہدی صلیب کے باطل خیالات کی پُرزور تردید کرے گا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جب تشریف لائے تو انگریزوں کی عیسائی حکومت کا ایک بڑی دنیا پر قبضہ تھا اور وہ صلیبی خیالات کو اور مسیح کے خدا ہونے اور آسمان پر زندہ ہونے کے دعویٰ کو اپنے پادریوں کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا رہے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے قرآن مجید کے روشن دلائل سے حضرت مسیح علیہ السلام کی موت کا اعلان کر کے عیسائیوں کے تمام باطل خیالات کو نیست و نابود کر دیا اور یہی آپ کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔

❁ آنحضرت ﷺ نے سچے امام مہدی کی ایک نشانی یہ بھی بتائی تھی کہ اس کے زمانہ میں اونٹ، بکریاں اور شیر ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے۔ آج یہ نشان بھی پورا ہو چکا ہے کہ اونچی ذات کے وہ لوگ جو خود کو شیر سمجھتے رہے ہیں اور نیچی ذات کے لوگوں کو بکریاں سمجھ کر ان پر ظلم کرتے رہے آج کے قانون کے مطابق سب برابر حقوق کے مالک ہیں اور سب اکٹھے کھاتے پیتے ہیں۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے وہ نشان جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے ہیں بے شمار ہیں اور جو آج چمکتے ہوئے سورج کی طرح پورے ہو چکے ہیں۔ آج کی اس گفتگو میں ہم آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ ایک اور نشان کا ذکر کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

سچے امام مہدی کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ اس کے زمانے میں اس پر مشرق میں ایمان لانے والے اپنے مغرب میں رہنے والے بھائیوں کے چہرے دیکھا کریں گے اور مشرق میں رہنے والے اپنے مغرب میں رہنے والے بھائیوں کے چہرے دیکھیں گے۔ اس پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ سچے امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والے تمام دنیا میں مشرق، مغرب اور شمال، جنوب میں پھیل جائیں گے اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکیں گے۔ فرمایا:

اِنَّ الۡمُؤۡمِنَ فِیۡ زَمَانِ الۡقَائِمِ وَ ھُوَ بِا الۡمَشۡرِقِ لَیَرَی اَخَاہُ الَّذِیۡ فِی الۡمَغۡرِبِ وَ کَذَاالَّذِیۡ فِی الۡمَغۡرِبِ یَرَی اَخَاہُ الَّذِیۡ فِی الۡمَشۡرِقِ (بحار الانوار شیخ باقر المجلسی باب 27 صفحہ 441)

ترجمہ: یعنی امام مہدی کے زمانہ میں جو مومن بھائی مشرق میں ہوگا وہ اپنے مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھ سکے گا اسی طرح جو مغرب میں رہتا ہوگا وہ اپنے مشرق میں رہنے والے بھائی کو دیکھ سکے گا۔

اسی طرح عقد الدرفی اخبار المنتظر الفصل الثالث صفحہ 171 مطبوعہ اُردن میں لکھا ہے:

عَنۡ مُحَمَّدۡ اِبۡنِ عَلی الۡبَاقِرۡ عَلَیۡہِ السَّلَامُ قَالَ یُنَادِیۡ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ بِاِسۡمِ الۡمَھۡدِیۡ فَیَسۡمَعُ مَنۡ بِالۡمَشۡرِقِ وَمَنۡ بِالۡمَغۡرِبِ حَتّٰی لَا یَبۡقٰی رَاقِدًاِ لَّا اسۡتَیۡقَظ

یعنی محمد ابن علی الباقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ایک پکارنے والا آسمان سے امام مہدی کا نام لے کر پکارے گا اس آواز کو ہر وہ شخص سُنے گا جو مشرق میں ہے اور جو مغرب میں ہے۔ یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ جائے گا۔

الحمد للہ کہ یہ پیشگوئی بھی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں پوری ہو چکی ہے اور ایک عرصہ سے پوری ہو رہی ہے۔ جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر دنیا دیکھتی ہے کہ امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد جب خطاب فرماتے ہیں تو دنیا کے کئی ممالک کے احمدی اور غیر احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک دوسرے کا دیدار کر رہے ہوتے ہیں۔ ابھی گزشتہ جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر کئی ممالک کے احمدی ایک دوسرے کا دیدار کر رہے تھے۔

پس نہایت آب و تاب سے پوری ہونے والی آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئیاں ہر انصاف پسند مسلمان کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیان فرمودہ ان پیشگوئیوں کے ذریعہ آپ ﷺ کی ظاہر ہونے والی صداقتوں پر غور کرے۔ اور خدا کے حضور حاضر ہونے سے پہلے پہلے ان پر ایمان لا کر اور آنحضرت ﷺ کی خواہش کے مطابق کہ جب وہ سچا امام مہدی آجائے تو خواہ تم کو برف کے پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل بھی اُس کے پاس جانا پڑے تو ضرور جانا اور اس کی بیعت کرنا۔ (ابو داؤد) آنحضرت ﷺ کے فرمان پر عمل کریں۔

بالآخر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل اقتباس کو پیش کر کے اس گفتگو کو ختم کیا جاتا ہے۔ یہ اقتباس بھی دراصل حضور اقدس کی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے یہ اقتباس اس کتاب سے لیا گیا ہے جو حضور انور نے 1890ء میں تصنیف فرمائی تھی جبکہ ابھی وہ تمام نشانات ظاہر نہیں ہوئے تھے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اور نہ ہی مشرق و مغرب میں آپ کے ماننے والے موجود تھے۔ اب جبکہ پوری دنیا میں احمدیت پھیل گئی ہے اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں میں یہ نور اتر چکا ہے۔ اس اقتباس کے پڑھنے والے خود ہی آپ کی صداقت کے نشان کو سمجھ لیں۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے... سو تم اس نشانی کے منتظر رہو۔" (فتح اسلام صفحہ 13 حاشیہ)

؎ اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

❁❁❁

## مرشد آباد (کاندی زون) بنگال کے چھٹے ضلعی جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مرشد آباد (کاندی زون) بنگال کا چھٹا جلسہ سالانہ راج کھنڈ مقام پر 05 نومبر کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی دو نشستوں میں عمل میں آئی۔ پہلی نشست بعد نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد شام تین بجے سے پانچ بجے تک زیر صدارت مکرم ناصر الدین صاحب نائب امیر ضلع و ناظم انصار اللہ منعقد ہوئی۔ مکرم محمد سُکتار علی صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت قرآن مجید کی جبکہ مکرم شیخ علام الدین صاحب مبلغ سلسلہ بھرتپور نے اُردو نظم سنائی۔ پہلی نشست میں مکرم قاضی طارق احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع کاندی زون نے بعنوان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مربی اعظم تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم شیخ محمد علی صاحب مبلغ انچارج ضلع مرشد آباد (برہم پور زون) نے خلافت امنِ عالم کی ضامن ہے کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب انچارج ضلع 24 پرگنہ زون B نے مالی قربانی کی اہمیت کے عنوان پر کی۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ضلعی جلسہ کی دوسری نشست مکرم لُطفُ الحق صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم مشرف حسین صاحب معلم سلسلہ گوڑا اسلام پور نے کی جبکہ مکرم طاہر احمد انور صاحب قائد ضلع نے خوش الحانی سے بزبان بنگلہ نظم سُنائی۔ پہلی تقریر مکرم ابوجعفر صادق صاحب مربی سلسلہ تعلیم القرآن وقفِ عارضی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری مرکزی نمائندہ نے بنگلہ زبان میں نہایت موثر انداز میں پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی اور ارشادات حضور انور کے عنوان سے کی۔ بعدہٗ مکرم مستفیض الرحمان صاحب نائب قائد ابراہیم پور نے بنگلہ زبان میں خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ آخری تقریر مکرم ابو طاہر منڈل صاحب مربی سلسلہ کولکاتہ نے نظام جماعت کی اطاعت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر کی۔ آخر میں صدارتی خطاب ہوا اور حاضرین جلسہ نے کھانا کھایا۔ الحمد للہ کہ اس جلسہ میں 17 جماعتوں سے 330 احمدی احباب و مستورات شریک ہوئے جبکہ غیر احمدی افراد کی تعداد 110 تھی۔ اس طرح کل تعداد 440 تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر ثمرات مرتب فرمائے اور شاملین جلسہ کو اجر عظیم سے نوازے آمین۔

## قادیان دار الامان میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

05 ستمبر کو قادیان کی آٹھ مساجد مسجد اقصیٰ، مسجد انوار، مسجد مسرور، مسجد مہدی، مسجد طاہر، مسجد محمود، مسجد رحمٰن، مسجد نور میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد ہوئے جن میں قادیان کے تمام حلقہ جات کے مرد و زن نے شرکت کی۔ اجلاسات میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے علاوہ درج ذیل دو عناوین پر تقاریر ہوئیں:

(1) آنحضرت ﷺ کے عالم انسانیت پر احسانات

(2) آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ

یہ تمام اجلاسات زیر انتظام لوکل انجمن احمدیہ منعقد ہوئے۔ مذکورہ آٹھ مقامات میں 1384 مرد و خواتین نے شرکت کی۔ یہ اجلاسات لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام منعقد ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اجلاسات کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

# خطبہ جمعہ

’’یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لیے اپنے مالوں کو خرچ کرو‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو تحریک کی کہ ایک فنڈ مہیا کریں تا کہ ہم احمدیت اور اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائیں اور جماعت کے نظام کو مضبوط تر کریں تا کہ مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور شور شرابے کا ہم تدارک کر سکیں اور جماعت کے خلاف جو پراپیگنڈا ہو رہا ہے اس کو غلط ثابت کریں اور صرف یہی نہیں کہ غلط ثابت کریں بلکہ تبلیغ کا حق بھی ادا کریں

احرار کا دعویٰ تھا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے اور آج تک یہ نعرے ہمارے مخالفین لگاتے ہیں......

ان نعروں کا جواب ہر سال جماعت کی ترقیات سے دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے دیا جاتا ہے۔ جماعت میں بیعت کر کے شامل ہونے والے لوگ وہ اس کا جواب ہیں۔ اور آج دو سو بیس (220) ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت کی ترقی اس کا جواب ہے کہ دیکھو! تم یہ نعرہ لگاتے تھے کہ صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ افضال ہیں کہ جماعت ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے

آج بھی ہر احمدی جو حقیقی طور پر دل سے قربانی کرنے والا ہے یہ محسوس کرتا ہے اور جو قربانی کرنے والے ہیں وہ اپنے واقعات بھی مجھے لکھتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو قربانی کرنے کی توفیق دی اور کس طرح ان کے ایمانوں کو مضبوط کیا

اپنے معیار عبادتوں کے بھی بڑھائیں اور اونچے کریں۔ مالی قربانی کر کے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم عبادتوں سے فارغ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز، روزہ بھی مالی قربانیوں کے ساتھ ضروری ہے

دیکھیں! جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور مالی قربانیاں کرنے والے دیے تھے اسی طرح اس زمانے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اپنے آقا کی پیروی کرنے کی وجہ سے ایسے غلام عطا فرمائے جو ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار تھے اور انہوں نے ابو بکر صدیقؓ کا نمونہ بن کے دکھایا

ایسے واقعات دیکھ کر نہ صرف نو احمدیوں کے ایمان مضبوط ہوتے ہیں بلکہ ہمارے جو پرانے احمدی ہیں ان کے بھی ایمان مضبوط ہوتے ہیں اور ہمیں بھی یہ سوچنا چاہیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے

**تحریکِ جدید کے اکانوے ویں (۹۱) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور بانوے ویں (۹۲) سال کے آغاز کا اعلان**

گذشتہ سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو تحریکِ جدید میں 19.55 ملین پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی یہ وصولی گذشتہ سال سے پندرہ (15) لاکھ چونسٹھ (64) ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں سے متعلق ایمان افروز واقعات کا بیان

**خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07؍نومبر 2025ء بمطابق 07؍نبوت 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے**

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○
مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ
سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَ اللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ (البقرۃ:262)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اسے اس سے بھی بڑھا بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

یکم نومبر سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تحریک جدید کا نیا مالی سال شروع ہوتا ہے۔ اس حوالے سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کیا جاتا ہے اور گذشتہ سال جو گزر رہا ہے اس کی مالی قربانیوں کا بھی ذکر ہوتا ہے جو جماعتوں کی طرف سے ہوئی ہیں۔ اسی طرح مالی قربانی کی اہمیت کے بارے میں بھی کچھ بیان ہوتا ہے۔ یہ بیان کرنے سے پہلے قربانیوں کی اہمیت اور تحریک جدید کا مختصر پس منظر بیان کر دیتا ہوں۔

تحریک جدید کا آغاز 1934ء میں ہوا تھا۔ بعض نئے آنے والے ہیں، بعض نوجوان ہیں۔ بچوں کو علم نہیں ہوگا اس لیے بتا دیتا ہوں کہ تحریک جدید کا جیسا کہ میں نے کہا آغاز 1934ء میں ہوا تھا جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ اس کی وجہ یہ بنی تھی کہ اس وقت جماعت کے خلاف احرار نے ایک فتنہ اٹھایا تھا اور بڑا شور مچایا تھا۔ مخالفت کا ایک طوفان تھا اور یہ نعرہ تھا کہ ہم احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ قادیان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اسی طرح بہشتی مقبرہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے اس کی بے حرمتی کا بھی پروگرام تھا۔ یہ تو ان لوگوں کے لیے عام بات ہے۔ اس وقت بھی جس طرح تحفظ دینا چاہیے تھا حکومت جماعت کو تحفظ نہیں دے رہی تھی بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ مخالفین کی حمایت کر رہی تھی۔ ایسے وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو تحریک کی کہ ایک فنڈ مہیا کریں تا کہ ہم احمدیت اور اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائیں اور جماعت کے نظام کو مضبوط تر کریں تا کہ مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور شور شرابے کا ہم تدارک کر سکیں اور جماعت کے خلاف جو پراپیگنڈا ہو رہا ہے اس کو غلط ثابت کریں اور صرف یہی نہیں کہ غلط ثابت کریں بلکہ تبلیغ کا حق بھی ادا کریں کیونکہ اب تک جو تبلیغ کا حق ہمیں ادا کرنا چاہیے تھا وہ ہم نے اس سنجیدگی سے ادا نہیں کیا تھا جو ہونی چاہیے تھی۔ پس اس سوچ کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ ملک میں بھی اور دنیا میں بھی ہم نے اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پھیلانا ہے تا کہ دشمن ہمارے منصوبوں کو کہیں بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ ایک جگہ اگر مخالفت ہے تو دوسری جگہ ترقی نظر آتی ہو اور جماعت کا نظام پھیلتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا ہوا ہے اور ہمارے مشنریز مبلغین وہاں کام کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہم نے مسجدیں بنائی ہیں۔ ہمارے سکول کام کر رہے ہیں۔ ہسپتال کام کر رہے

ہیں۔ مبلغین اور مربیان سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اشاعت لٹریچر ہو رہی ہے۔ ایم ٹی اے سٹوڈیو کئی ملکوں میں قائم ہیں علاوہ مرکزی سٹوڈیو کے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ ریڈیو سٹیشنز قائم ہیں۔ گویہ سارے جو کام ہیں ان کا بہت سا خرچ باقی چندوں سے بھی پورا کیا جاتا ہے لیکن تحریک جدید اس میں بڑا اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

تحریک جدید کے تحت ہی دنیا میں مبلغین تیار کیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تقریباً چھ سات ممالک میں جامعات قائم ہیں جہاں مبلغین اور مربیان تیار ہوتے ہیں اور پھر دنیا میں پھیل کر اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور یہ جو احرار کا دعویٰ تھا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، احمدیت کو صفحہ ٔ ہستی سے مٹا دیں گے اور آج تک یہ نعرے ہمارے مخالفین لگاتے ہیں۔

پچھلے دنوں میں ربوہ میں ایک کانفرنس ہوئی تھی، ان کا جلسہ ہوا تھا اس میں بھی انہوں نے یہی نعرہ لگایا تو ان نعروں کا جواب ہر سال جماعت کی ترقیات سے دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے دیا جاتا ہے۔ جماعت میں بیعت کر کے شامل ہونے والے لوگ وہ اس کا جواب ہیں۔ اور آج دوسو بیس (220) ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت کی ترقی اس کا جواب ہے کہ دیکھو! تم یہ نعرہ لگاتے تھے کہ صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ افضال ہیں کہ جماعت ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا یہ فعل اور یہ تائید اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا تھا اور سچا ہے اور احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی انسان کا قائم کردہ پودا نہیں، کسی تنظیم کا قائم کردہ پودا نہیں، کسی حکومت کا قائم کردہ پودا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ پودا ہے جو ایک تناور درخت بن چکا ہے، جس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو مزید پھیلاتا اور پھل لگاتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی طرح ہے جیسا کہ ترجمہ میں بیان ہوا تھا جس کی دس بالیاں ہوں اور ہر بالی میں سو (100) دانہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تمہیں جو تم میری راہ میں خرچ کرتے ہو بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا بلکہ یہ طاقت رکھتا ہوں کہ تمہاری اس قربانی کو سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ کر دوں۔ پس یہ ارشاد فرما کر اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں میں یہ تحریک پیدا فرمائی کہ اپنے دل کھولتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاؤ۔ اللہ کے دین کی اشاعت کے لیے خرچ کرو جو کام اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے سپرد تھا اور پھر آج آپؑ کی جماعت کے سپرد ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ہمارے اموال میں برکت ڈالے گا اور ہم ہر سال دیکھتے ہیں اور مَیں بیان بھی کرتا رہتا ہوں۔ اس سال بھی بہت ساری مثالیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کے دل کھولتا ہے اور بہت ساری جگہوں پر کسی بھی قسم کی تنگی کی فکر سے بالکل بے نیاز ہو کر لوگ قربانی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو دیتا بھی ہے یا ان کے دل کو سکون عطا فرماتا ہے اور وہ اس قربانی پر خوش ہوتے ہیں۔ اگر فوری ان کو نتیجہ نہیں بھی ملتا تو پھر کچھ عرصہ بعد ان کی وہ خواہشات بھی پوری ہو جاتی ہیں جن کو قربان کر کے انہوں نے مالی قربانیاں کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جہان میں بھی اجر ہوگا، اگلے جہان میں بھی اجر ہوگا۔ بہت سے ایسے ہیں جو اس جہان میں بھی اجر پاتے ہیں اور اگلے جہان کا اجر تو بے حساب ہے۔ پرانے بزرگوں نے بھی اس آیت کی یہی تشریح فرمائی ہے۔ مثلاً امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال کو بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زندہ کرنے اور مارنے کی اپنی قدرت پر دلائل دیے ہیں۔ اگر یہ قدرت خداوندی نہ ہوتی تو خرچ کرنے کا حکم مستحکم نہ ہوتا کیونکہ اگر جزا سزا دینے والا کوئی وجود نہ ہوتا تو خرچ کرنا فضول ٹھہرتا۔ اگر جزا سزا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ یہ نہ کہتا کہ میرے رستے میں خرچ کرو میں تمہیں دوں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کو جزا دیتا ہے اور گناہ کرنے والوں کو اس کے مقابلے میں سزا بھی ملتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے یہی لکھا ہے کہ دوسرے لفظوں میں گویا اللہ تعالیٰ خرچ کرنے والوں کو یہ کہتا ہے کہ تُو جانتا ہے کہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تجھ پر اپنی نعمت کو پورا کیا ہے اور تُو میرے اجر اور ثواب دینے کی طاقت سے واقف ہے۔ پس چاہیے کہ تیرا یہ علم تجھے مال خرچ کرنے کی ترغیب دے کیونکہ وہی یعنی خدا تعالیٰ تھوڑے کا بہت زیادہ بدلہ دیتا ہے اور یہی بہت زیادہ کی مثال بیان کی ہے کہ جو ایک دانہ بوتا ہے میں اس کے لیے سات بالیاں نکالتا ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں۔ پھر اس کو بیان کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ **يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔** کہ وہ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ سبیل اللہ سے مراد دین ہے۔

(التفسیر الکبیر للامام فخر الدین الرازی جلد 4 صفحہ 39 مکتبہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

خدا کے دین میں خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم تو جماعت احمدیہ میں ہر وقت یہ نظارے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے وعدے کو اور اپنے اس ارشاد کو پورا فرماتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس آیت کی تفسیر فرمائی ہے کہ ''اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا جس کی طرف **وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ** میں اشارہ ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بیشک بڑی قربانیاں کی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے رسولؐ کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ خرچ کیا اس سے لاکھوں گنا زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پالیا۔ اسی طرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ہی دیکھ لو'' لکھتے ہیں کہ ''جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خیرات کرتے رہے۔ اسی طرح صحابہؓ نے اپنے وطن کو چھوڑا تو ان کو بہتر وطن ملے۔ بہن بھائی چھوڑے تو ان کو بہتر بہن بھائی ملے۔ اپنے ماں باپ کو چھوڑا تو ماں باپ سے بہتر محبت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہا۔''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 604، ایڈیشن 2004ء)

پچھلے خطبات میں مَیں بدری صحابہؓ کے بارے میں بیان کرتا رہا ہوں اور آجکل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت غزوات کے حوالے سے بیان ہو رہی ہے اس میں بھی صحابہؓ کی نیکیوں کا ذکر آ جاتا ہے۔ قربانیوں کا ذکر آ جاتا ہے۔ اب دیکھیں! ان کو کس طرح اللہ تعالیٰ نوازتا چلا جا رہا تھا اور ہم تاریخ سے یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ضائع ہونے کے لیے چھوڑا نہیں بلکہ ان کو بے شمار نوازا۔ پس اللہ تعالیٰ نے بے شمار جگہ خرچ کرنے کے بارے میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہیں کہتا ہے کہ اپنے مال میں سے خرچ کرو۔ جو تمہاری پسندیدہ چیز ہے اس میں سے خرچ کرو، مَیں تمہیں اجر دوں گا۔ تمہارے مالوں میں تمہیں وسعت دیتا چلا جاؤں گا۔ مَیں اپنے فضلوں سے تمہیں نوازتا چلا جاؤں گا اور یہ اللہ تعالیٰ کی نوازشات ہم دیکھتے رہتے ہیں۔

آج بھی ہر احمدی جو حقیقی طور پر دل سے قربانی کرنے والا ہے یہ محسوس کرتا ہے۔ جو قربانی کرنے والے ہیں وہ مجھے اپنے واقعات بھی لکھتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو قربانی کرنے کی توفیق دی اور کس طرح ان کے ایمانوں کو مضبوط کیا۔

میں بعض مثالیں بھی پیش کروں گا لیکن اس سے پہلے کچھ علمی اور تاریخی حوالے بھی بیان کروں گا اور احادیث سے بھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک بات کی تشریح فرمائی ہے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ''اپنے لیے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں......'' یہ تو مسیح علیہ السلام کی تعلیم ہے ناں انجیل میں۔ ''لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلے میں سات سو (700) انعام ملیں گے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ پھر مسیحؑ کہتے ہیں کہ وہاں غلہ کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا ہو کر واپس ملتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کے کرنے کا انہیں موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 604-605، ایڈیشن 2004ء)

اور اس دنیا میں بھی عملی طور پر اسے سات سو گنا بڑھا سکتا ہے لیکن ان نیکیوں کا اجر اگلے جہان میں کئی گنا بڑھا کر بھی دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ وہ سات سو گنا بڑھاتا ہے، صرف اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اس کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک جگہ فرمائی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ

خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لیے نہیں بلکہ انہیں چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لیے۔ یعنی چندہ دینے والے جو قربانیاں کرنے والے ہیں ان کے فائدے کے لیے کہتے ہیں کہ چندے دو تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر فضل کرے اور تمہارے مالوں کو بڑھائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں ان میں سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر شروع سورہ میں یعنی سورہ بقرہ میں **مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ** کی آیت چار سے کیا ہے۔ پھر **اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ**۔ یہ بھی سورہ بقرہ کی آیت 178 ہے۔ پھر اسی پارے میں **اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ**۔ میں ذکر کیا ہے۔ یہ بھی سورہ بقرہ کی آیت 255 ہے۔ پھر فرمایا اب کھول کر مسئلہ انفاق فی سبیل اللہ بیان کیا جاتا ہے کہ انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو کوئی مانگے تُو اسے دے۔ مگر دیکھو قرآن مجید نے اس مضمون کو پانچ رکوع میں ختم کیا ہے۔ بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ کسی کو کیوں دے؟ تو اس کا بیان فرمایا ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے دو۔ اس خرچ کرنے والے کی ایک مثال تو یہ ہے کہ جیسے کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے مثلاً باجرے کے، پھر اس میں کئی بالیاں نکلنے لگتی ہیں۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں **وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ**۔ اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا بڑھا کر دیتا ہے۔ یعنی بعض مقامات پر ایک کے بدلے میں دس اور بعض میں ایک کے بدلے میں سات سو کا ذکر ہے۔ یہ ضرورت، اندازہ، وقت اور موقع کے لحاظ سے فرق ہے مثلاً ایک شخص دریا کے کنارے پر ہے، سردی کا موسم ہے، بارش ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں کوئی اس سے پانی مانگتا ہے تو کسی کو گلاس بھر کر پانی دے دے۔ پانی ہی پانی ہے ہر جگہ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر ایک شخص کسی کو پانی دے جبکہ وہ جنگل میں دوپہر کے وقت پیاس کی وجہ سے تڑپ رہا ہو۔ جاں بہ لب ہو۔ بخار میں، محرقہ میں گرفتار ہو پانی دے دے تو وہ عظیم الشان نیکی ہے۔ پس اس قسم کے فرق کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اجروں میں فرق رکھا ہے۔ کہیں قربانی ضرورت کے مطابق بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس کی ضرورت بھی زیادہ ہوتی ہے اس لیے اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے جبکہ کہیں قربانی اتنی زیادہ نہیں ہوتی لیکن بہر حال قربانی کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہ اجر سے خالی رکھے بلکہ وہاں بھی دوگنا یا دس گنا اجر دیتا ہے۔

یہ مثالیں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے مال خرچ کرنے کے بارے میں دی ہیں۔ اس ضمن میں بھی آپؓ نے ایک اَور مثال حضرت رابعہ بصری کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ گھر بیٹھی ہوئی تھیں تو مہمان آ گئے اور گھر میں کھانے کے لیے صرف دو روٹیاں تھیں۔ انہوں نے ملازمہ سے کہا کہ یہ دو روٹیاں صدقہ میں دے آؤ۔ ملازمہ نے کہا یہ عجیب

بات ہے کہ گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں اور یہ جو تھوڑی بہت روٹی ہے آپ کہتی ہیں کہ یہ بھی غریبوں میں بانٹ آؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد باہر سے آواز آئی اور ایک عورت نے کہا کہ کسی امیر عورت نے جو ہمسائے میں رہتی تھی اس نے کچھ کھانا بھیجا ہے۔ جب کھانا آیا تو حضرت رابعہ بصری نے گنا تو اس میں اٹھارہ روٹیاں تھیں۔ حضرت رابعہ بصری کا اللہ تعالیٰ سے بڑا تعلق اور اللہ تعالیٰ پہ مان تھا کہ وہ ان کی بات کو ضرور پورا کرے گا۔ انہوں نے دو دی ہیں تو اس سے زیادہ ہونی چاہئیں۔ اس کے مقابلے میں دوگنا تو ہوں یا دس گنا تو ہوں۔ انہوں نے کہا یہ اٹھارہ روٹیاں میرے لیے نہیں ہیں میرے بیس مہمان آئے ہیں اور میرے لیے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیس روٹیاں آنی چاہئیں تھیں۔ یہ میرے لیے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا یہ میں نے نہیں لینی۔ یہ واپس کردو۔ آپ کی نوکرنے کہا کہ رکھ لیں اللہ تعالیٰ نے نعمت بھیجی ہے لیکن انہوں نے کہا نہیں! یہ میرے لیے نہیں بھیجی۔ اتنے میں ہمسائے کی وہی امیر عورت جو تھی اس کی اس عورت کو یا ملازمہ کو آواز آئی اس نے کہا تم کہاں چلی گئی ہو؟ میں نے تو رابعہ بصری کے لیے یہ دوسرا کھانے کا سامان تیار کیا ہوا تھا اور جب وہ آیا تو اس میں بیس روٹیاں تھیں۔ تو اس طرح یہ بزرگ لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان کا مان بھی پورا کرتا تھا۔

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ اللہ کی راہ میں کیوں دے؟ فرمایا کہ اوّل تو یہ کہ محض ابتغائے مرضات اللہ یعنی اللہ کی رضا کے لیے دو یعنی احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ خوش ہو۔ اس نے ہم پر بے شمار احسانات کیے ہیں، اس کے لیے دو اور پھر اس کے لیے اس لیے دو کہ اللہ کے دین کی خاطر دینا ضروری ہے۔ کس طرح دو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دو جیسا کہ ذکر ہوا نہ احسان جتانے کے لیے۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 420-421)

جماعت پر کسی کا جس نے قربانی کی ہے کوئی احسان نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جب تم اس کی راہ میں نیک نیتی سے خرچ کرتے ہو تو وہ تمہیں بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو دانے پیدا کر سکتا ہے یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا“ یہ اصولی بات ہے کہ اصل چیز سے زیادہ کر دینا ”یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔“ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 170-171)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اور اگر خواب میں کوئی مال دیکھے۔ تو اس کا مطلب ہوتا ہے کلیجہ۔ یا دیکھے کلیجہ نکال دیا ہے تو اس کا مطلب ہے مال نکال دیا ہے۔ اس لیے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ یعنی مالی قربانی کی بہت اہمیت ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا، باتیں کرنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک عملی رنگ میں لاکر کسی بات کو نہ دکھایا جائے۔ صدقہ اس کو اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے تا کہ اس کی سچائی ثابت ہو جائے کہ ایمان میں واقعی سچائی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 238 ایڈیشن 1984ء)

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سخیوں سے بڑھ کر سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بہت بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں بتایا کہ مَیں تمام انسانوں میں سے سب سے زیادہ بڑا سخی ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد 1 ص 224 کتاب العلم باب فی من نشر علماً..........حدیث نمبر 760)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزہ اور مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز، روزہ اور ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔ (سنن ابی داود کتاب الجهاد باب فی تضعیف الذکر فی سبیل اللہ 2498)

پس یہ ہدایت ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے مالی قربانیاں دیں کہ وہ اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بڑھائیں اور اونچے کریں۔ صرف مالی قربانی کرکے یہ نہ سمجھ لیں کہ بہت ہو گیا۔ مالی قربانی کر کے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم عبادتوں سے فارغ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز، روزہ بھی مالی قربانیوں کے ساتھ ضروری ہے جیسا کہ میں نے حدیث سے بتایا اور یہی چیزیں ہیں جو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہو کر تمہارے مالوں کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

بہت سے لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ آجکل بھی ہمارے پاس بہت سی مثالیں ایسی آتی ہیں کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور اس امید پر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنائے گا اور یہ ہماری قربانی جو ہے ضائع نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا اور پھر اللہ تعالیٰ واقعی اسے ضائع نہیں کرتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا۔ روایت آتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تُو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تُو تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو، حرص رکھتا ہو، اس کی غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ اس وقت صدقہ و خیرات میں دیر نہ کر۔

یہ ساری جو دنیاوی چیزیں ہیں جو اپنی خواہشات ہیں ان کی خواہشات ہوں لیکن اس کے باوجود تم صدقہ کرو، خیرات کرو، اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری جان حلق میں آ پہنچے، جب تُو مرنے کے قریب ہو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو۔ فرمایا کہ وہ مال تو اب تیرا رہا ہی نہیں وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا ہے وہ تو اب ورثاء کو ملنا ہی ملنا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الوصایا باب الصدقة عند الموت حدیث 2748)

اس لیے فرمایا کہ صحت کی حالت میں اور ضرورت کی حالت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہی اصل قربانی ہے۔ اگر یہ کروگے تو پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اس دنیا میں بھی بڑھا کر دے گا اور اگلے جہان میں بھی بڑھا کر دے گا۔

ہماری جماعت میں بھی بزرگوں کے نمونے یہی ہوتے تھے کہ وہ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے گنا نہیں کرتے تھے بلکہ بے دریغ خرچ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے صحابہؓ کی مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیحت فرمائی کہ

اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو، ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے روپوں کی تھیلی کا منہ بخل کی وجہ سے بند نہ کرنا۔

(صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقة حدیث 1433)

یعنی جہاں رقم پڑی ہے اس کا منہ بند نہ کرنا، کنجوسی سے دبا کر نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رہے گا۔ پھر کبھی اس میں مال نہیں آئے گا۔ پس یہی فرمایا کہ اگر مال نکلے گا۔ اگر اللہ کی راہ میں نکالو گے تو اَور آئے گا بھی۔ اس لیے دل کو کھول کر خرچ کرو۔

جماعت میں ہم مثالیں دیکھتے ہیں تو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بہت قربانیاں کیا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپؑ کے مشن کو پورا کرنے اور آپؑ کی مدد کرنے کے لیے آپؓ بے شمار خرچ کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی ایک جگہ اس کا ذکر فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ دے دیتے۔ یعنی حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سب کچھ اس راہ میں فنا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ میں نے تو اجازت نہیں دی ورنہ سب کچھ انہوں نے دے دینا تھا۔ آپؑ نے لکھا ہے ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ظاہر کر کے دکھلا دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد! مَیں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا ہوں۔ (ماخوذ از فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35-36)

تو دیکھیں! جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور مالی قربانیاں کرنے والے دیے تھے اسی طرح اس زمانے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اپنے آقا کی پیروی کرنے کی وجہ سے ایسے غلام عطا فرمائے جو ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار تھے اور ابوبکر صدیق کا نمونہ بن کے انہوں نے دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لیے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 394 ایڈیشن 1984ء)

برکت اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ اور یہ صرف کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ آج بھی ہم دیکھتے ہیں۔ یہ اُس زمانے کی بات نہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں آج بھی میرے پاس بہت سے ایسے واقعات آتے ہیں جو اظہار کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ ہمارے مالوں میں برکت عطا فرماتا ہے، ہمارے زندگیوں کے مسائل کو دور فرماتا ہے اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتا ہے۔

چند ایک واقعات کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔

البانیہ سے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک البانین دوست بلال یوسف صاحب ہیں بہت سادہ مزاج آدمی ہیں۔ غریب بھی ہیں۔ وہاں جلسہ ہو رہا تھا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بغیر کسی معاوضے کے ایک ہفتہ تک ہر روز صبح آٹھ بجے سے شام چار بجے تک جلسہ کا کام کیا۔ اور ہمارے بہت سارے والنٹیئر جلسوں پہ دنیا میں یہ کام کرتے ہیں لیکن بعضوں کو ضرورت ہوتی ہے تو اس کے باوجود والنٹیئر وقت دیتے ہیں رضاکارانہ طور پر۔ بعضوں کو ضرورت ہوتی بھی نہیں ان کا گزارہ ہو رہا ہوتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں یہ شام کو کام کرتے تھے چار بجے تک اور پھر چار بجے شام کو اپنی جاب پہ چلے جاتے تھے۔ ایک روز لفافے میں پچھتر (75) یورو تحریک جدید کا چندہ لے کر آئے۔ البانیہ مشرقی یورپ کا غریب ملک ہے۔ مربی صاحب کو کہنے لگے کہ کئی دنوں سے یہ رقم چندے میں دینے کے لیے جمع کی تھی اور لفافے کے اوپر البانین زبان میں یہ لکھا ہوا تھا کہ بہت خوش دلی سے جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔ شاید یہ رقم دوسروں کو کم لگتی ہو پچھتر (75) یورو صرف لیکن مربی صاحب لکھتے

ہیں کہ یہ ان کی پندرہ فیصد تنخواہ تھی جبکہ ان کو گھر کا کرایہ وغیرہ بھی دینا تھا۔

دنیادار تو کہہ سکتے ہیں کہ پچہتر (75) یورو سے یہ اسلام کو پھیلانے کی باتیں کرتے ہیں یا چند یورو سے اسلام کو پھیلانے کی باتیں کرتے ہیں جبکہ اسلام مخالف جو تنظیمیں ہیں اور حکومتیں ہیں ان کے پاس بلینز، بلینز پاؤنڈ ہیں۔ وہ اپنے پیسے اسلام کے خلاف خرچ کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی اس چھوٹی سی قربانی میں بھی اتنا فضل فرمایا ہے کہ اس قربانی سے جماعت احمدیہ مشن بھی قائم کر رہی ہے

صرف یہ ایک نہیں ہیں پچہتر (75) یورو دینے والے۔ بہت سارے ایسے لوگ ہیں بلکہ اس سے بھی کم دینے والے لوگ ہیں اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہی چھوٹی چھوٹی رقموں سے دنیا میں اپنے کام سرانجام دے رہی ہے۔ اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہے اور دنیا میں جو ترقی ہو رہی ہے وہ بلینز ڈالر خرچ کرنے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔

اسی طرح اس سے بھی زیادہ غریب ممالک میں بعض قربانی کے نظارے نظر آتے ہیں جو ابتدائے اسلام یا اس وقت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی تھی اس وقت پیش آتے تھے۔ یا اس وقت پیش آئے جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا کہ آج دشمن پوری طرح تیار ہو کر ہم پر حملہ آور ہے اس لیے خرچ کرو۔ اور اس پر لوگوں نے قربانیاں کیں۔ غریب عورتوں نے اپنی مرغیاں اور مرغیوں کے انڈے بیچ کر چندے دے دیے۔ معمولی معمولی قربانی تھی۔ اس وقت دو تین سال میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ کہا تھا کہ تین سال میں ہندوستان میں ستائیس ہزار روپیہ جمع کرو لیکن جماعت نے قربانی کی اور ایک سال میں ہی ایک لاکھ روپیہ جمع کر لیا۔ آج بھی قربانیوں کے نظارے ہمیں غریب ممالک کی طرف سے نظر آتے ہیں۔

(ماخوذ از الحکم جلد 25 نمبر 8 مورخہ 21 فروری 1923ء صفحہ 7) (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 35)

انڈونیشیا میں ایک ممبر جادِی مظفر صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کے پاس جماعت کی ایک معمر خاتون آئیں انہوں نے چند گٹھے لکڑیاں اس نیت سے پیش کیں کہ ہم انہیں خرید لیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں تو لکڑیوں کی ضرورت نہیں تھی۔ پہلے ہی ہم نے خرید کر رکھی ہوئی تھیں۔ چھوٹے قصبوں میں یا گاؤں میں رہتے تھے ان غریب ملکوں میں جو پوری طرح ترقی یافتہ نہیں ہیں تو بعض دفعہ غریب لوگ لکڑیاں جلاتے ہیں۔ گیس تو وہاں ہوتی نہیں یا شاید کیروسین کے چولہے جلا لیتے ہوں لیکن بہرحال لکڑیاں پھر بھی استعمال ہوتی ہیں۔ تو کہتے ہیں ہم کیونکہ اَور چیزیں بھی استعمال کر رہے تھے اس لیے ہم نے کہا لکڑیاں ہمارے پاس زیادہ استعمال نہیں ہوتیں۔ ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن بہرحال چونکہ وہ بیچاری معمّر خاتون سر پر گٹھے اٹھا کر لائی تھی تو اہلیہ نے اس پر ترس کھاتے ہوئے لکڑیاں خرید لیں۔ انڈونیشین روپے کی قیمت بہت کم ہے وہاں لاکھوں میں باتیں ہوتی ہیں تو انہوں نے لکڑیوں کا وہ گٹھا ایک لاکھ روپے میں جو پاکستانی روپے کے برابر بھی چند روپے بنتے ہیں اس میں خرید لیا۔ بہرحال جب خرید لیا اور اس کو رقم دینی چاہی تو اس معمر خاتون نے کہا کہ میں یہ لکڑیاں اس لیے نہیں لائی کہ تم سے رقم لوں اور اپنے پر خرچ کروں بلکہ یہ تو میں نے تحریک جدید کا چندہ دینا تھا۔ اسے میری طرف سے تحریک جدید کے چندے میں شمار کر لو۔ ان کی بیوی لجنہ کی عہدیدار بھی تھیں وہ رقم جو تھی، جو کچھ تھا سارا وہیں چندہ دے گئیں اور ایک پیسہ بھی اپنے ساتھ لے کر نہیں گئیں۔

اسی طرح انڈونیشیا سے ہی ایک ممبر سسیلہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ چند سال پہلے ان کے مالی حالات نہایت خراب تھے۔ ایک سات سال کا بچہ تھا اور دوسرے بچہ سے حاملہ تھیں۔ جس دن دوسرا بچہ پیدا ہوا اسی دوران عید بھی قریب آ گئی تو ان تینوں نے تحریک جدید کے وعدے کی رقم جو کہ بارہ لاکھ روپے تھی، باقی تھی۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ وہاں روپے کی قیمت بہت کم ہے تو یہاں بھی وہی جذبہ نظر آتا ہے جس کی مثالیں ہم پہلے بزرگوں میں دیکھتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ بارہ لاکھ روپے کا ان کا وعدہ تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ تحریک جدید کا چندہ دے دیں اور خلیفۃ المسیح کو دعا کے لیے لکھیں۔ ہم نے بھرپور کوشش کی کہ کسی طرح یہ چندہ ادا ہو جائے لیکن غربت کی وجہ سے یہ مشکل نظر آ رہا تھا۔ کہتی ہیں میرا ایک بہت تھوڑا سا بینک اکاؤنٹ تھا جب میں نے وہاں دیکھا تو ساڑھے بارہ لاکھ روپے وہاں موجود تھا۔ تو کہتی ہیں اگر ہم یہ سارا کچھ دے دیتے تو ہمارے پاس دینے کو کچھ نہ ہوتا لیکن بہرحال انہوں نے فیصلہ کیا کہ بارہ لاکھ روپے تو میاں بیوی اور بڑے بچے کی طرف سے دے دیں اور بقایا پچاس ہزار جو ہے وہ چھوٹے بچے کی طرف سے دے دیں تو وہ ہم نے دے دیا اور اس طرح رقم ختم ہو گئی۔ کچھ بھی ان کے پاس نہیں تھا۔ کہتی ہیں لیکن ہمیں افسوس نہیں ہوا بلکہ دل میں خوشی محسوس ہوئی کہ ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے نومولود بچے کو بھی اس میں شامل کر لیا۔ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی کیسا فضل کیا کہ ایک ہفتے کے بعد ہی انہیں ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کی آمدنی ہو گئی اور یہ دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو دس گنا بڑھانے کا وعدہ کیا ہے اسے اس طرح پورا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً اپنا وعدہ پورا فرما دیا۔

اسی طرح گھانا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کے خطبات میں ایمان افروز واقعات جب لوگوں کو سنائے گئے تو ایک افریقن گھانین ممبر نے اپنی جیب میں موجود آخری رقم بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دی۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ مسجد سے باہر نکلتے ہی انہیں دو فون کالز موصول ہوئیں جو ان کی زندگی کا رُخ بدلنے والی تھیں۔ یعنی دو ممکنہ گاہکوں نے ان سے رابطہ کیا اور انہیں ایسی پُرکشش ملازمت یا مواقع کی پیشکش کی جس سے انہیں ان کی دی ہوئی رقم سے بیس گنا زیادہ منافع حاصل ہوا۔ یہ غیر معمولی واقعہ اس حقیقت کی ایک زبردست یاددہانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کو کس طرح فوری اور بے مثل انعامات سے نوازتا ہے۔ یہ واقعہ بھی ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنا۔

اسی طرح کینیا سے معلم کی اہلیہ لکھتی ہیں ان کے پہلے بچے کی ولادت متوقع تھی بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو گئیں جس کی وجہ سے بہت فکرمند تھیں۔ ڈاکٹر فکرمندی کا اظہار کر رہے تھے۔ کہتی ہیں میں نے اپنے حالات، ساری باتیں خاوند کو بھی بتائیں کہ مجھے اس نے پریشان کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اللہ ہی ہمارا آخری سہارا ہے۔ اور فوری ہم جو قربانی کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ آجکل تحریک جدید کا سال ختم ہونے والا ہے تو اپنا بقایا چندہ جو تحریک جدید کا ہے اس میں ادا کر دو اور اللہ پہ معاملہ چھوڑ دو۔ اللہ فضل کرے گا۔ عجیب ایمان کی حالت ہے ان لوگوں کی۔ کہتی ہیں مَیں نے ایسا ہی کیا۔ چند دن بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ آپ نے سیاہ رنگ کا کوٹ پہنا ہوا ہے۔ سر پر پگڑی ہے اور ہاتھ میں سوٹی بھی تھی۔ آپ نے اس خاتون کو فرمایا کہ تم فکر نہ کرو۔ بچے کی پیدائش بخیر و عافیت ہو گی مگر تمہارے پہلو سے ہو گی۔ چنانچہ ان کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی لیکن بذریعہ آپریشن ہوئی جو پیٹ کے ایک طرف سے کیا گیا اور کسی قسم کی کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی۔ بہرحال وہ سمجھتی ہیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ان کی قربانی کی وجہ سے ہوا اور اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی ورنہ کہتی ہیں کہ امید کے ایام میں جب بچہ پیدا ہونے والا تھا ڈاکٹروں نے بہت سے خدشات کا اظہار کیا تھا۔

یوں اللہ تعالیٰ دور دراز کے علاقوں کے احمدیوں کو بھی اس طرح بتا کر ان کے ایمان کو مضبوط کرتا ہے اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی تائید بھی فرما دیتا ہے۔

گنی کناکری کے مبلغ انچارج صاحب نے لکھا ہے کہ میں خلیفۃ المسیح کے خطبات میں سے ایمان افروز واقعات سنا رہا تھا اور توجہ دلائی کہ چندوں میں قربانی کرنی چاہیے، آگے بڑھنا چاہیے اور اسی طرح سب کو تحریک جدید کا سال ختم ہونے کی وجہ سے ان کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی کہ بجٹ پورا نہیں ہو رہا اس کو پورا کرنا ہے۔ اسی شام ایک شخص مشن ہاؤس آیا اور بتایا کہ یہ لفافہ محمد الحسن کوبی صاحب نے بھیجا ہے جب لفافہ کھولا گیا تو اس میں تین سو یورو موجود تھے جو کہ مقامی کرنسی میں تقریباً تین ملین فرانک بنتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس پر انہوں نے کوبی صاحب کو فون کر کے دریافت کیا کہ لفافہ آپ نے بھیجا ہے؟ اور وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ خطبہ جمعہ میں آپ سے یہ سنا تھا کہ ٹارگٹ پورا نہیں ہوا تو جمعہ کے بعد جب میں اپنے آفس پہنچا ہوں تو میرے دراز میں یہی رقم پڑی تھی اور ساتھ اخراجات کی ایک لمبی لسٹ بھی موجود تھی جو اس رقم سے ادا ہونے تھے۔ میں نے اخراجات کی لسٹ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا اور یہ رقم آپ کو تحریک جدید کے چندے میں شامل کرنے کے لیے بھجوا رہا ہوں۔ موصوف اپنا تحریک جدید کا چندہ پہلے بھی ادا کر چکے تھے اور ایک اچھی رقم ادا کر چکے تھے۔

تو افریقہ میں بسنے والوں کے بھی عجیب اور حیرت انگیز قربانی کے واقعات ہیں۔ یقیناً یہ باتیں ان کے دلوں میں ایمان کی کیفیت پیدا کرتی ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے ورنہ انسان کا تو یہ کام نہیں ہے۔ ان کو یہ تجربات ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح بڑھا کے دیتا ہے تبھی تو وہ پھر قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں۔

واقعات تو بہت سارے ہیں جو سارے بیان کرنے مشکل ہیں۔ کچھ تو میں نے جو چنے ہیں وہ بھی نہیں بیان کر سکتا بہرحال چند ایک کر دیتا ہوں۔

تحریک جدید بھارت کے انسپکٹر تلنگانہ کے ایک شخص کے بارے میں لکھتے ہیں جو کہ حیدرآباد کے ایک جگہ کے ہیں۔ ان کا وعدہ سات ہزار روپے کا تھا مگر ملازمت ختم ہونے کی وجہ سے وہ ادائیگی نہیں کر سکے۔ اگلے سال کے لیے انہوں نے دس ہزار کا وعدہ لکھوا دیا۔ ان سے کہا گیا گذشتہ سال کا وعدہ تو آپ نے پورا نہیں کیا آئندہ کے لیے بڑھا کر وعدہ کر رہے ہیں؟ تو موصوف نے جواب دیا کہ مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ ہی اس کا انتظام فرمائے گا کیونکہ میں اللہ کی خاطر دے رہا ہوں۔ چنانچہ چند روز میں ہی انہیں پہلے سے بہتر ملازمت مل گئی اور انہوں نے گذشتہ دو سالوں کا بھی چندہ ادا کیا اور نئے مالی سال میں اپنا وعدہ بھی سات ہزار کی بجائے اب بیس ہزار پیش کر دیا اور اس کی ادائیگی بھی کر دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن ظن کو نوازا۔

اسی طرح انڈونیشیا کی ایک اَور مثال ہے۔

عجیب عجیب واقعات ہوتے ہیں جو اتفاقات نہیں ہیں کیونکہ جن کے ساتھ ہوتے ہیں وہ سب اس پس منظر کو جانتے ہیں کہ کن حالات میں قربانی کر رہے ہیں، کن حالات میں انہیں قربانی کا خیال پیدا ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کس طرح انہوں نے دیکھی۔

بہرحال وہ (مبلغ انچارج انڈونیشیا) لکھتے ہیں کہ ایک انتہائی مخلص احمدی دوست بہادر جان، ٹیکسی چلاتے ہیں، کچھ عرصہ قبل ایک ٹیکسی کمپنی سے اپنی ٹیکسی کا کام جاری رکھنے کے لیے ایک کار خریدی۔ کہتے ہیں گاڑی خریدنے کے بعد ٹریفک پولیس کے دفتر گاڑی کی رجسٹریشن کروانے گیا تو انہوں نے کہا کہ عدالت نے اس گاڑی کی رجسٹریشن کرنے سے منع کیا ہے۔ کہتے ہیں گاڑی خریدتے وقت تو میں نے سب کچھ چیک کیا تھا اور سب کچھ قانون کے مطابق تھا مگر بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہ ٹیکسی کمپنی مقروض تھی جس کی وجہ سے عدالت نے اس کمپنی کو گاڑیاں بیچنے پر پابندی لگا دی تھی۔ اس وقت کمپنی کی پینتیس گاڑیاں تھیں جو سب بین کر دی گئی تھیں۔ کہتے ہیں کمپنی کے سابق مالکان نے مجھے کہا کہ ہم نے عدالت میں کیس کیا ہوا ہے اور جب تک فیصلہ نہیں ہو جاتا تم انتظار کر لو اور تمہیں گاڑی مل جائے گی انشاء اللہ۔ کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ کہتے ہیں اس وقت میرا تحریک جدید کا چندہ واجب الادا تھا۔ میں نے سوچا کہ پہلے اپنا چندہ ادا کر دوں۔ اس فکر میں کہیں میرا یہ چندہ نہ رہ جائے اور میں اسی دنیاوی فکر میں پڑا رہوں تو وہ کہتے ہیں میں نے فوری طور پر تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں چند ہی روز بعد اسی کمپنی کی ویب سائٹ پر چیک کیا تو حیرت انگیز طور پر جو گاڑی میں نے خریدی تھی اس پر سے پابندی ختم ہو گئی تھی۔ کہتے ہیں مجھے یقین نہیں آیا کہ شاید مجھے غلطی لگی ہے۔ چنانچہ میں انسپکٹر کے پاس گیا جس نے چیک کر کے بتایا کہ پینتیس میں سے ایک گاڑی پر سے پابندی ختم ہوئی ہے اور باقی چونتیس گاڑیوں سے پابندی ہٹنے کا معاملہ عدالتی فیصلے پر منحصر ہے اور وہ گاڑی وہی تھی جو میں نے خریدی تھی اور خدا کے فضل سے اس کی راہ میں

خرچ کرنے کے نتیجہ میں یہ فضل ہوا کہ فوری طور پر اللہ تعالیٰ نے مجھے انعام سے نوازا۔ تو کہتے ہیں یہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں ان کو میری آنکھوں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کو نوازتا ہے۔

پھر مالی ریجن سکاسو سے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عجیب رنگ میں نومبائعین کی تربیت فرماتا ہے، انہیں مالی قربانی کی طرف مائل کرتا ہے۔ شہر کے ایک نومبائع موسیٰ صاحب ایک ملین فرانک سیفا کی رقم لے کر آئے اور عرض کیا کہ اس میں سے پانچ لاکھ رقم ان کے مکان کا حصہ جائیداد ہے، چار لاکھ چندہ وصیت اور ایک لاکھ رقم تحریک جدید اور وقف جدید کی چندے کی مد میں کاٹ لیں۔ جب ان سے اس رقم کے متعلق استفسار کیا، پوچھا کہ کیا وجہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف دنیاوی پراجیکٹس کے لیے رقم اکٹھی کر رہے تھے اور ان کی پوری توجہ اور دعا بھی انہی پراجیکٹس کے حصول کے لیے تھی لیکن کہتے ہیں کل رات جب میں تہجد کی ادائیگی کے بعد لیٹا ہوں تو خواب میں دیکھا کہ تین سفید رنگ کے لباس میں ملبوس اشخاص ان کے پاس آئے اور ان میں سے پہلے شخص نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم ایک احمدی ہونے کے باوجود ساری توجہ دنیاداری کی طرف رکھتے ہو۔ کس طرح اللہ تعالیٰ تربیت فرماتا ہے۔ بہتر ہے کہ تم آخرت کی فکر زیادہ کرو۔ اس کے بعد دوسرے شخص نے اس سے کہا کہ تم نے اپنے مکان کا حصہ جائیداد ابھی تک ادا نہیں کیا۔ اس لیے اپنے مکان کا حصہ جائیداد ادا کرو۔ اس کے بعد تیسرے شخص نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارے پاس چار ملین اکاؤنٹ میں پڑا ہوا ہے اس کی وصیت بھی فوری طور پر ادا کرو۔ اس لیے بطور احمدی میرے لیے اب یہ جائز نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی ہونے کے بعد اس رقم کو کسی اَور مقصد کے لیے استعمال کروں۔ آپ اس رقم کو مختلف چندہ جات کی مد میں کاٹ لیں۔ تو ایسے واقعات دیکھ کر نہ صرف ان لوگوں کے ایمان مضبوط ہوتے ہیں بلکہ ہمارے جو پرانے احمدی ہیں ان کے بھی ایمان مضبوط ہوتے ہیں اور ہمیں بھی یہ سوچنا چاہیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔

مخالفین کہتے ہیں کہ یہ جھوٹا دعویٰ ہے۔ جھوٹا نبی ہے۔ جھوٹا پراپیگنڈا ہے۔ دکان داری ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جن کی اس طرح راہنمائی فرماتا ہے اور دور دراز علاقے میں بیٹھے ہوئے وہ لوگ جنہوں نے ابھی کچھ عرصہ پہلے بیعت کی ہے، وصیت بھی کر دی، جنہوں نے خلیفہ وقت کو بھی دیکھا نہیں یا صرف ایم ٹی اے کے علاوہ کبھی نہیں ملے۔ پوری طرح شاید جماعت کا لٹریچر بھی نہیں پڑھا ہوگا۔ اکثر لوگوں نے نہیں پڑھا ہوتا لیکن بنیادی چیزیں تو بہرحال پڑھی ہوتی ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کو اس طرح مضبوط کرتا چلا جاتا ہے کہ جب وہ قربانی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتا ہے اور پھر ان کی راہنمائی بھی کرتا ہے۔ اور بھی بہت سے واقعات ہیں جن کو میں فی الحال چھوڑتا ہوں۔ یہ لمبی فہرست ہے۔ بہرحال اس سال اللہ تعالیٰ کے افضال جو جماعت پر ہیں اور جو قربانیاں افراد جماعت نے دی ہیں اور جماعتوں کی طرف سے آنے والی قربانیوں کی جو اطلاعات ہیں ان کا مختصر ذکر کر دیتا ہوں۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنے چاہئیں اور یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نئے اور پرانے آنے والوں میں کس طرح تربیت کے لحاظ سے ایسے جذبات پیدا کرتا ہے جس سے وہ قربانیوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ بہرحال دنیا کے مختلف ممالک کی جو سال کی رپورٹ ہے اس کے مطابق پہلی بات تو یہ ہے کہ تحریک جدید کا جو گذشتہ سال اکانویں واں (91) سال تھا وہ ختم ہوا اور آج بانویں واں (92) سال شروع ہوا ہے جس کا میں اعلان کر رہا ہوں اور اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو 55.19؍ملین پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گذشتہ سال سے تقریباً پندرہ لاکھ چونسٹھ ہزار یعنی ڈیڑھ ملین سے زیادہ پاؤنڈ بنتے ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان کے علاوہ جو جماعتیں ہیں وہ تو شمار نہیں ہوتا لیکن عمومی طور پر بھی جو دنیا میں اوّل جماعت ہے وہ فی الحال جرمنی ہے اور دوسرے نمبر پر برطانیہ ہے۔

برطانیہ نے بھی اس سال غیر معمولی وصولی کی ہے اور یہ جرمنی کے بالکل قریب پہنچ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر اسی طرح ترقی کی تو شاید اگلے سال آگے نکل جائیں۔ پھر اسی طرح امریکہ نے بھی غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح کینیڈا نے بھی گذشتہ سال کی نسبت غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ اور پھر بھارت ہے انہوں نے بھی پچھلے سال کی نسبت کافی اضافہ کیا ہے۔ آسٹریلیا نے غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ انڈونیشیا نے بھی۔ اسی طرح مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں۔ پھر گھانا ہے۔ گھانا نے بھی اس سال قربانی میں بہت اضافہ کیا ہے۔ اور نمایاں اضافے کرنے والوں میں ماریشس اور ہالینڈ بھی شامل ہیں۔

مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے قابل ذکر جماعتیں جو گو کسی پوزیشن پہ تو نہیں آئیں لیکن انہوں کام بہت اچھا کیا ہے جن میں بیلجیم ہے۔ سویڈن ہے۔ فرانس ہے۔ ہالینڈ کا ذکر پہلے آیا ہے۔ کبابیر ہے۔ بنگلہ دیش ہے۔ برکینا فاسو ہے۔ نیوزی لینڈ ہے۔ برکینا فاسو میں تو حالات بہت خراب ہیں۔ سیرالیون ہے۔ بینن ہے۔ مالی ہے۔ مالی میں بھی حالات کافی خراب ہیں۔ دہشت گردوں کی طرف سے حملے ہوتے رہتے ہیں۔ نائیجر ہے۔ ترکی ہے۔ جارجیا ہے۔ مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں۔ آسٹریلیا ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو پانچ جماعتیں ہیں۔ ان کا ذکر کر دیتا ہوں پہلے نمبر پہ گھانا۔ پھر ماریشس۔ پھر نائیجیریا۔ پھر برکینا فاسو۔ پھر تنزانیہ اور اس کے ساتھ اور بھی ہیں۔ شاملین کی کُل تعداد سترہ لاکھ تک ہے اور اس سال رپورٹس کے مطابق دفتر ششم میں دو سال پہلے جو چھٹا دفتر شروع ہوا تھا جس کا اعلان ہوا تھا اس میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد تینتالیس ہزار پانچ سو اٹھاسی ہے۔

جماعتیں اس بات کو بھی نوٹ کریں کہ تحریک جدید میں جو نئے شامل ہونے والے ہیں ان کو دفتر ششم میں شمار کیا کریں اور اس کی رپورٹ پھر وکالت مال کو بھجوایا کریں۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں روڈگاؤ (Rodgau)۔ اوسنابروک (Osnabruck)۔ پنے برگ (Pinneberg)۔ نیڈا (Nidda)۔ فلورس ہائم (Florsheim)۔ روئڈرمارک (Rodermark)۔ بریمن۔ نیوویڈ۔ فرائڈبرگ مٹے۔ کوبلنز ہیں۔ اور دس امارتیں جو ہیں ان کی یہ ہیں ہیمبرگ (Hamburg) پھر فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ پھر گروس گیراؤ (Gross-Gerau)۔ ویزبادن (Wiesbaden)۔ ریڈشٹڈ (Riedstadt)۔ من ہائم (Mannheim)۔ ڈِٹسن باخ (Dietzenbach)۔ مورفیلڈن وال ڈورف (Morfelden Walldorf)۔ رسلزہائم۔ ڈارمشٹڈ (Darmstadt)۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجنز جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ اسلام آباد۔ پھر بیت الفتوح۔ پھر مسجد فضل۔ پھر بیت الاحسان۔ پھر نارتھ ایسٹ۔ ان کی بڑی جماعتیں جو دس ہیں ان میں اسلام آباد نمبر ایک۔ پھر ایش (Ash)۔ پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)۔ ساؤتھ چیم (South Cheam)۔ والسال (Walsall)۔ فارنہم نارتھ (Farnham North)۔ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ مسجد فضل۔ فارنہم ساؤتھ (Farnham South)۔ یول (Ewell)۔

چھوٹی جماعتیں جو اچھا کام کرنے والی ہیں ان میں لیمنگٹن سپا۔ سپن ویلی۔ کیتھلی۔ فرنٹ ووڈ اور جامعہ یوکے۔

امریکہ کی جو پہلی دس جماعتیں ہیں ان میں نارتھ ورجینیا۔ میری لینڈ (Maryland) لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ سیئٹل (Seattle)۔ شکاگو (Chicago)۔ ڈیلس۔ سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ نارتھ جرسی۔ ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)۔ سینٹرل جرسی۔ بالٹی مور۔ ڈیٹرائٹ (Detroit)۔

اور کینیڈا کی لوکل امارات میں وان (Vaughan)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر وینکوور (Vancouver)۔ ٹورانٹو ویسٹ۔ پھر بریمپٹن ایسٹ (Brampton East)۔ مسی ساگا۔ اور وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی قابل ذکر جماعتیں جو ہیں ان میں ہیں ہملٹن ماؤنٹین۔ ہملٹن۔ ایڈمنٹن ویسٹ۔ حدیقہ احمد۔ آٹوا ایسٹ۔ آٹوا ویسٹ۔ وینیپیگ۔ رجائنا۔ وَڈرائل۔ یَیلو نائف (Yellow Knife)۔

پاکستان میں عمومی وصولی کے لحاظ سے اوّل نمبر پہ لاہور۔ پھر دوم ربوہ۔ پھر سوم کراچی۔

ضلعی سطح پر اسلام آباد نمبر ایک ہے۔ پھر فیصل آباد۔ پھر سیالکوٹ۔ پھر سرگودھا۔ عمرکوٹ۔ نارووال۔ میرپور خاص۔ رحیم یار خان۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لیہ۔ زیادہ قربانی کرنے والی جو پاکستان کی شہری جماعتیں ہیں ان میں امارت ٹاؤن شپ لاہور، امارت ڈیفنس لاہور، امارت دارالذکر لاہور، امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، امارت بیت الفضل فیصل آباد، بہاولنگر، کوئٹہ بہاولپور، لودھراں، ساہیوال۔

انڈیا کی پہلی دس جماعتیں جو صوبہ جات ہیں کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ تلنگانہ۔ اڈیشہ۔ جموں وکشمیر۔ کرناٹک۔ پنجاب۔ بنگال۔ مہاراشٹرا۔ اور دہلی اور پہلی دس جماعتیں قربانی کے لحاظ سے جو ہیں حیدرآباد۔ کوئمبٹور (تامل ناڈو) پھر قادیان۔ کالی کٹ۔ میلاپالم۔ مینجری (کیرالہ)۔ بنگلور۔ کیرنگ۔ کلکتہ۔ کیرولائی۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں جو ہیں وہ ہیں نمبر ایک پہ میلبرن لانگ وارِن (Melbourne Lang warrin)۔ میلبرن بیروِک (Melbourne Berwick)۔ مارسڈن پارک۔ پین رتھ (Penrith)۔ میلبرن ویسٹ۔ کاسل ہل۔ ایڈیلیڈ ویسٹ (Adelaide West)۔ میلبرن کلائیڈ۔ پرتھ۔ میلبرن ایسٹ

تحریک جدید کے جو سال ہیں جس طرح مَیں نے بتایا ان کا بانویں واں (92) سال شروع ہوا ہے تو دفتر اوّل کا بانویں واں (92) سال ہوگا۔ اس کے جو پرانے کھاتے ہیں وہ جاری ہیں۔ دفتر دوم کا بیاسیواں (82) سال ہے۔ دفتر سوم کا اکسٹھواں (61) سال ہے۔ دفتر چہارم کا اکتالیسواں (41) سال ہے۔ دفتر پنجم کا بائیسواں (22) سال ہے۔ اور دفتر ششم کا اب تیسرا (3) سال شروع ہوگا۔ جیسا کہ پہلے میں نے کہا کہ نئے آنے والے جو ہیں وہ دفتر ششم میں شمار کیے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لیے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لیے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لیے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے‘‘ یعنی اپنے پاکیزہ اموال سے’’ اپنی دینی مہمات کے لیے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے۔ اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد جو مشن کیا ہے اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس مشن کو پورا کریں۔ ایشیا، یورپ، امریکہ، افریقہ، عرب ممالک، ساؤتھ امریکہ کے ممالک اور جزائر ہر جگہ ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق دے رہا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ یہاں یورپ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی مالی قربانیاں ہیں بلکہ وہاں کے لوگ بھی جیسا کہ میں نے مثالیں بھی پیش کی ہیں مالی قربانیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہماری کوششوں میں بے انتہا برکت ڈالے اور ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہم جلد از جلد دنیا میں خدائے واحد کی حکومت کو قائم ہوتا ہوا دیکھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو لہراتا ہوا دیکھیں۔ (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 28؍نومبر 2025ء، صفحہ ۱ تا ۸)

☆......☆......☆

# سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

## قیصر وکسریٰ کی باہمی کشمکش اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی

اس خط کا ذکر کرنے سے قبل قیصر وکسریٰ کی حکومتوں کے متعلق ایک ضمنی نوٹ درج کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ سیرۃ خاتم النبیینؐ حصہ اوّل وحصہ دوم میں بتایا جاچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عرب کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں دو عظیم الشان سلطنتیں پائی جاتی تھیں۔ یعنی ایک روما کی سلطنت تھی جس کا بادشاہ قیصر کہلاتا تھا اور دوسرے فارس یعنی ایران کی ساسانی سلطنت تھی جس کا بادشاہ کسریٰ کہلاتا تھا۔ یہ روما کی سلطنت وہی ہے جو تاریخ میں مشرقی روما کی سلطنت یا دوسرے الفاظ میں بازنطینی حکومت کہلاتی ہے۔ جسے انگریزی میں ایسٹرن رومن ایمپائر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ روما کی مغربی سلطنت کے تنزل کے بعد روما کی مشرقی سلطنت نے جس کا دارالسلطنت قسطنطنیہ تھا عروج پکڑا اور جس زمانہ کا ہم ذکر کررہے ہیں اس زمانہ میں روما کی مشرقی سلطنت اور کسریٰ کی ایرانی سلطنت دنیا بھر میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ طاقتور سلطنتیں تھیں۔ ان دونوں سلطنتوں کی آپس میں بھاری رقابت رہتی تھی کیونکہ سیاسی حسد کے علاوہ دونوں کا مذہب اور تمدن بھی جُدا جُدا تھا۔ یعنی جہاں روما کی سلطنت عیسائی مذہب کی پیرو تھی وہاں فارس کی ساسانی سلطنت آتش پرست اور مشرک تھی۔ اور جیسا کہ کتاب ہذا کے حصہ اول ودوم میں بیان کیا جاچکا ہے اس زمانہ میں ان دونوں حکومتوں کے درمیان جنگ شروع تھی اور فارس کے کسریٰ نے روما کے قیصر کو اوپر تلے شکستیں دے کر اس کا بہت سا علاقہ چھین لیا ہوا تھا۔ چونکہ مکہ والے بھی مشرک اور بت پرست تھے اس لئے انہیں طبعاً اس جنگ میں ایرانیوں کے ساتھ زیادہ ہمدردی تھی، لیکن مسلمان حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے کی وجہ سے عیسائیوں کے ساتھ زیادہ ہمدردی رکھتے تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر وہ پیشگوئی فرمائی جو قرآن شریف کی سورۃ روم کے شروع میں بیان ہوئی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصۡرِ اللّٰہِ ؕ یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۵﴾ وَعۡدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾

یعنی ''رومی لوگ قریب ترین زمین میں مغلوب کئے گئے لیکن وہ اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب آئیں گے۔ یہ تغیر نو سالوں کے اندر اندر ہوگا۔ اور اس سے پہلے اور اس کے بعد اصل حکومت تو صرف خدا ہی کی ہے۔ (یعنی اس سے پہلے روحانی حکومت خدا کی ہے اور اس کے بعد ظاہری حکومت بھی اسلام کے غلبہ کے ذریعہ خدا ہی کی ہونے والی ہے) اور اس دن مومن خوش ہوں گے اللہ کی مدد کی وجہ سے۔ وہ مدد دیتا ہے جسے چاہتا ہے کیونکہ وہ طاقتور اور رحیم خدا ہے۔ یہ خدا کا پختہ وعدہ ہے اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔''

یہ قرآنی آیات اس وقت نازل ہوئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی مکہ میں تشریف رکھتے تھے اور کسریٰ کی فتوحات کا سیلاب پورے زور میں تھا حتّٰی کہ وہ قیصر کا بہت سا علاقہ چھین کر اور شام اور مصر اور ایشائے کوچک کو تاراج کرکے قیصر کے دارالسلطنت قسطنطنیہ کے دروازے کھٹکھٹا رہا تھا مگر اس قرآنی پیشگوئی کے مطابق جنگ نے اچانک پلٹا کھایا اور چند سال کی جدوجہد کے بعد قیصر کی فوجوں نے نہ صرف اپنا سارا علاقہ واپس چھین لیا بلکہ کسریٰ کے علاقہ میں بھی یلغار کرتی ہوئی گھس گئیں۔ یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی تھی جس کی صداقت کو غیر مسلم مؤرخین بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں چنانچہ ان واقعات کے متعلق سر ولیم میور لکھتا ہے:

''قریباً قریباً اس زمانہ سے لے کر جب کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نبوت کا دعویٰ کیا روما اور فارس کی حکومتیں ایک دوسرے کے خلاف ایک خونی جنگ لڑ رہی تھیں۔ 621 عیسوی تک اس جنگ میں کسریٰ کی فوجوں کو مسلسل فتح حاصل ہوتی گئی۔ شام، مصر اور ایشیائے کوچک یکے بعد دیگرے تاراج کئے گئے اور خود قسطنطنیہ کا شہر بھی خطرہ میں پڑ گیا۔ بالآخر ہرقل (شہنشاہ روم) اپنی غفلت سے بیدار ہوا اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہجرت از مکہ کے زمانہ میں وہ دشمن کی فوجوں کو ایشیائے کوچک کی قلعہ بندیوں سے پسپا کررہا تھا۔ اس جنگ کی دوسری مہم میں قیصر اپنی فاتح افواج کے ساتھ یلغار کرتا ہوا کسریٰ کے علاقہ کے اندر گھس گیا۔''

''اس جنگ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہمدردی اور دعا قیصر کے حق میں تھی۔ مسیحیت ایک الہامی مذہب تھا جس کی اسلام کے ساتھ صلح ممکن تھی مگر ایران کے آتش پرست مشرک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خیالات سے کوئی نسبت نہیں رکھتے تھے۔ بہرحال ابھی کسریٰ کی فاتح فوجیں قیصر کے خلاف پیہم غلبہ پاتی جارہی تھیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قرآن کی تیسویں سورت (سورۃ روم) میں یہ حکیمانہ پیشگوئی بیان کی کہ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ آلآیۃ (یعنی عنقریب روما کو غلبہ حاصل ہوگا) اور جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں یہ پیشگوئی بعد کے واقعات کے مطابق ٹھیک نکلی۔''

قیصر کی ان غیر معمولی فتوحات کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کے ساتھ شروع ہوا اور مسلمانوں کو قیصر کی پہلی فتح کی اطلاع اس وقت ملی جب وہ قریش مکہ کے خلاف بدر کے میدان میں نمایاں فتح حاصل کرکے مدینہ کو واپس لوٹے تھے۔ اور کسریٰ کے خلاف قیصر کو آخری اور فیصلہ کن فتح صلح حدیبیہ کے زمانہ کے قریب حاصل ہوئی۔

اپنی اس غیر معمولی فتح کی خوشی اور شکرانہ میں قیصر نے حمص سے لے کر ایلیا (یعنی یروشلم یا بیت المقدس) تک کا پیدل سفر کیا۔ دراصل ہرقل کا یہ سفر ایک نذر کی ایفا میں تھا جو اس نے فتح حاصل ہونے کی صورت میں مانی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ ایڈیسا سے لے کر یروشلم تک پیدل گیا جہاں حضرت مسیح ناصریؑ کی اصلی صلیب جو اہل فارس سے واپس چھینی گئی تھی اپنی جگہ پر دوبارہ رکھی جانے والی تھی۔ اور یہ سفر اس شان سے کیا گیا کہ رستہ میں ہرقل جہاں سے گزرتا تھا زمین پر فرش اور فرش کے اوپر پھولوں کی سیج بچھائی جاتی تھی۔

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 799 تا 802، مطبوعہ قادیان 2006)

❀ ❀ ❀

---

## بقیہ تفسیر کبیر سے اقتباس از صفحہ نمبر 01

نے کیا ہے۔ کیونکہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیا تو مجھے اُس کے دائیں اور بائیں دو مست اونٹ کھڑے دکھائی دیئے۔ جن کو دیکھ کر میرا دل سخت خوف زدہ ہوگیا اور میں نے سمجھا کہ اگر میں نے اُس کی بات نہ مانی تو یہ دونوں اونٹ مجھے چیر کر کھا جائیں گے۔ اب یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اُسے کوئی ایسا نظارہ نظر آیا تھا یا حق کا رعب اُس پر چھا گیا تھا مگر بہرحال جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلف الفضول کے معاہدہ کے احترام میں ایک مظلوم شخص کا حق دلانے کے لئے انتہائی خطرات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُس کے پاس گئے تو سچائی کے رُعب نے اُس کی شرارت کی رُوح کو کچل دیا اور وہ مظلوم کا حق دینے کیلئے تیار ہوگیا۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفائے عہد کا اس قدر پاس تھا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب یہ معاہدہ ہوا کہ مکہ کے لوگوں میں سے کوئی نوجوان مسلمان ہوا تو اسے اس کے رشتہ داروں کی طرف واپس کردیا جائیگا لیکن جو مسلمان مکہ والوں کی طرف واپس جائیگا اُسے مکہ والے واپس کرنے پر مجبور نہیں ہونگے۔ تو ابھی اس معاہدہ کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ سہیل جو مکہ والوں کی طرف سے معاہدہ کررہا تھا اُس کا اپنا بیٹا رسیّوں سے جکڑا ہوا اور زخموں سے چور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آکر گرا اور اُس نے کہا یا رسول اللہ! میں دل سے مسلمان ہوں مگر میرا باپ اسلام کی وجہ سے مجھے تکلیفیں دے رہا ہے۔ آج میرا باپ یہاں آیا تو میں موقعہ پاکر نکل بھاگا اور یہاں آگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ اُس کا باپ کہنے لگا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اب اسے میرے ساتھ جانا پڑیگا۔ ابو جندل کی حالت اس وقت اتنی دردناک تھی کہ مسلمانوں کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہتے تھے۔ خود ابو جندل نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے پھر مکہ والوں کی طرف واپس کردیں گے تاکہ یہ لوگ مجھے پہلے سے بھی زیادہ تکلیف دیں؟ مگر آپنے فرمایا! خدا کے رسول معاہدہ نہیں توڑا کرتے۔ تمہیں بہرحال واپس جانا پڑیگا۔ تم صبر سے کام لو اور خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ چنانچہ وہ مکہ میں واپس بھجوا دیا گیا۔ پھر جب آپ مدینہ پہنچے تو مکہ کا ایک اور نوجوان ابو بصیرؓ آپ کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا مدینہ پہنچا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے بھی معاہدہ کے مطابق مکہ واپس جانے پر مجبور کیا۔ اسی طرح وفائے عہد کا آپ کو اس قدر خیال تھا کہ ایک دفعہ ایک حکومت کا ایلچی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا۔ اور آپ کی صحبت میں کچھ دن رہ کر اسلام کی سچائی کا قائل ہوگیا۔ اُس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مناسب نہیں۔ تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدہ پر مامور ہو۔ تم اسی حالت میں واپس جاؤ اور وہاں جاکر اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے تو دوبارہ آکر اسلام قبول کرو۔ (ابوداؤد باب الوفاء بالعہد)

پھر مسلمانوں کو بھی وفائے عہد کا اسقدر خیال رہتا تھا کہ ایک دفعہ کفار نے عین جنگ کے دوران میں دھوکا سے ایک حبشی مسلمان سے معاہدہ کرلیا اور انہوں نے قلعہ کے دروازے کھول دیئے۔ جب لشکر آگے بڑھا تاکہ قلعہ میں داخل ہو تو انہوں نے کہا ہمارا تو تم سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ کمانڈر نے کہا میرے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا ہم نے ایک حبشی سے معاہدہ کرلیا تھا۔ اور اُس نے بعض شرائط پر ہمیں امن دیدیا تھا۔ کمانڈر نے کہا اُسے معاہدہ کا کیا اختیار تھا۔ معاہدہ تو میرے ساتھ ہونا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہم آپ سے معاہدہ کرچکے ہیں۔ جب یہ اختلاف بڑھا تو اسلامی فوج کے کمانڈر نے حضرت عمرؓ کو یہ تمام واقعہ لکھ دیا۔ اور دریافت کیا کہ اب کیا کیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے وفاء عہد کو بڑی عظمت واہمیت دی ہے۔ سو تم اس عہد کو پورا کرو اور اُس وقت تک اس عہد پر قائم رہو جب تک کہ فریق ثانی خود اس عہد کی خلاف ورزی نہ کرے۔

(طبری جلد ۵ ص ۲۵۶۸)

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 133) ❀❀❀

---

### ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ○ ﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:3﴾

یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔
پس اللہ کی عبادت کر اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

طالب دعا : بی. ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

---

### ارشاد باری تعالیٰ

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ○

﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:2﴾

اس کامل کتاب کا نزول کامل غلبہ والے (اور) بہت حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کامار یڈی)

---

### ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا : نورالہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

# تذکارِ مہدی

## سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

### احرار یورپ کا مزاج

آج میں سب سے پہلے اپنے ان تجارب سے جو مجھے یورپ کے سفر میں ہوئے ہیں ایک بات کا خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غالباً 1904ء یا 1905ء میں کہا تھا کہ

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

یہ وہ زمانہ تھا جب دنیا کے کسی انسان کے واہمہ اور خیال میں بھی تبلیغ اسلام نہیں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت کچھ اشتہار لکھ کر بھیجے اور بعض نے وہ اشتہار پڑھے بھی، لیکن اس سے زیادہ اس وقت کوئی تبلیغ نہیں تھی۔ بعد میں ہمارے مشن بیرونی ممالک میں قائم ہوئے اور کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ مگر یہ بات بھی ایسی ہی تھی جیسے پہاڑ کھودنے کے لئے ہتھوڑا مارا جاتا ہے۔ ہتھوڑا مارنے سے دو تین انچ پہاڑ تو کھد سکتا ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پہاڑ کھودا گیا ہے۔ بے شک ہم اس بات پر خوش ہو سکتے ہیں کہ پہاڑ کھودنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کھودا بھی گیا ہے۔ لیکن اس سفر میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب نشان دیکھا کہ یورپ کے بعض اچھے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں وہی باتیں جو پہلے اسلام کے خلاف سمجھی جاتی تھیں اب اس کی صداقت کا ثبوت سمجھی جانے لگی ہیں۔

(الفضل 8/اکتوبر 1955ء جلد 9/44 شمارہ 236 صفحہ 3)

### قلم کا جہاد

انبیاءؑ کا دل بڑا شکر گزار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں جب دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے لیکن جب کوئی شخص رات کو پروف لاتا تو اس کے آواز دینے پر خود اٹھ کر لینے کے لئے جاتے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ جَزَاكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے حالانکہ آپؑ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے۔

میں کئی بار آپ کو کام کرتے دیکھ کر سویا اور جب کہیں آنکھ کھلی تو کام ہی کرتے دیکھا حتّٰی کہ صبح ہو گئی۔ دوسرے لوگ اگرچہ خدا کے لئے کام کرتے تھے لیکن آپؑ انکی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انبیاءؑ کے دل میں احسان کا بہت احساس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام احسانات کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے سوا ان کے منہ سے تو کچھ نکلتا ہی نہیں پس تم لوگ بھی خدا تعالیٰ کے انعامات دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہی کہا کرو۔

(الفضل 19 اگست 1916ء جلد 4 نمبر 13 صفحہ 7)

### کرکٹ

میں کھیلوں کا مخالف نہیں ہوں بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینا چاہئیے تا اُن کی صحت اچھی رہے لیکن محض کھیلوں میں ساری زندگی گزار دینا درست نہیں۔ ہم بھی بچپن میں مختلف کھیلیں کھیلا کرتے تھے۔ میں عموماً فٹ بال کھیلا کرتا تھا۔ جب قادیان میں بعض ایسے لوگ آ گئے جو کرکٹ کے کھلاڑی تھے تو انہوں نے ایک کرکٹ ٹیم تیار کی۔ ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جاؤ حضرت صاحب سے عرض کرو کہ وہ بھی کھیلنے کے لئے تشریف لائیں۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ آپ اس وقت ایک کتاب لکھ رہے تھے۔ جب میں نے اپنا مقصد بیان کیا تو آپ نے قلم نیچے رکھ دی اور فرمایا۔ تمہارا گیند تو گراؤنڈ سے باہر نہیں جائے گا لیکن میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جس کا گیند دنیا کے کناروں تک جائے گا۔ اب دیکھ لو کیا آپ کا گیند دنیا کے کناروں تک پہنچا ہے یا نہیں۔ اس وقت امریکہ، ہالینڈ، انگلینڈ، سوئٹزرلینڈ، مڈل ایسٹ، افریقہ انڈونیشیا اور دوسرے کئی ممالک میں آپ کے ماننے والے موجود ہیں۔ فلپائن کی حکومت ہمیں مبلغ بھیجنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ لیکن پچھلے دنوں سے وہاں سے برابر بیعتیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ ابھی تین چار دن ہوئے ہیں فلپائن سے ایک شخص کا خط آیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ اسے میری بیعت کا خط ہی سمجھیں اور مجھے مزید لٹریچر بھجوائیں۔ مجھے جس مقام کے متعلق بھی علم ہوتا ہے کہ وہاں کوئی اسلام کی خدمت کرنے والا ہے میں وہاں خط لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ میں نے انجمن اشاعت اسلام لاہور کو بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے مسجد لنڈن کے پتہ پر بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے واشنگٹن امریکہ کے پتہ پر بھی ایک خط لکھا ہے۔ اب دیکھ لو فلپائن میں ہمارا کوئی مبلغ نہیں گیا لیکن لوگوں میں آپ ہی آپ احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ وہی گیند ہے جسے قادیان میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہٹ ماری تھی۔

(الفضل 8/فروری 1956ء جلد 10/45 نمبر 33 صفحہ 4)

### ڈپٹی نذیر صاحب اور ترجمۃ القرآن

جابہ کے قیام کی بڑی وجہ یہ تھی کہ قرآن شریف کا ترجمہ کرنے کی مجھے توفیق مل جائے۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج ہم اٹھائیسویں پارے کے آخر میں ہیں۔ (چنانچہ 25/اگست کی شام تک خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف کا سارا ترجمہ ختم ہو گیا ہے۔) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض نوٹوں اور بعض حوالوں کے لئے ابھی اور بھی کچھ وقت لگے گا مگر تین چار مہینے کے اندر اندر سارے قرآن شریف کا ترجمہ ہونا الٰہی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مجھے یاد ہے جب 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی گئے تو خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب ڈپٹی نذیر احمد صاحب مترجمِ قرآن کو بھی ملنے گئے۔ انہوں نے آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کہ ڈپٹی صاحب نے اپنے اردگرد کاغذوں کا ایک بڑا ڈھیر لگا رکھا تھا۔ ایک مولوی بھی انہوں نے ملازم رکھا ہوا تھا اور خود بھی انہیں عربی زبان سے کچھ واقفیت تھی۔ پھر وہ کہنے لگے میں نے بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ مگر ساری کتابیں ملا کر بھی مجھے اتنی مشکل پیش نہیں آئی جتنی مشکل مجھے قرآن کریم کے ترجمہ میں پیش آئی ہے۔ چنانچہ دیکھئے میں نے ردی کاغذوں کا ڈھیر لگا رکھا ہے۔ لکھتا ہوں اور پھاڑتا ہوں۔ لکھتا ہوں اور پھاڑتا ہوں۔ چنانچہ سات سال انہیں اس ترجمہ کے مکمل کرنے میں لگے۔ مگر میں نے یہ ترجمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تھوڑے عرصہ میں کر لیا۔

(الفضل 31/اگست 1956ء جلد 10/45 نمبر 204 صفحہ 2)

### کمزوری کا زمانہ

جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا۔ اس وقت آپ کی حالت اور آپ کے ماننے والوں کی حالت بظاہر بہت کمزور تھی۔ میری پیدائش دعویٰ سے پہلے کی ہے اور گو میں نے ابتداء نہیں دیکھی مگر ابتداء کے قرب کا زمانہ دیکھا ہے۔ وہ زمانہ بھی کمزوری کا زمانہ تھا۔ طرح طرح سے مولوی لوگوں کو جوش دلاتے تھے اور ہر ممکن طریق سے دکھ اور تکالیف پہنچاتے تھے۔

(الفضل 30 نومبر 1923ء جلد 11 نمبر 43 صفحہ 6)

### مخالفت اور جماعت کی ترقی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے کئی دفعہ سنا ہے کہ لوگ گالیاں دیتے ہیں تب برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور اگر گالیاں نہ دیں تب بھی ہمیں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مخالفت کے بغیر جماعت کی ترقی نہیں ہوتی۔ پس ہمیں تو گالیوں میں بھی مزا آتا ہے اس لئے اعتراضات یا لوگوں کی بدزبانی کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ پنجابی میں ضرب المثل ہے کہ ”اونٹ آڑاندے ہی لدے جاندے ہیں“ یعنی اونٹ گو چیختا رہتا ہے مگر مالک اس پر ہاتھ پھیر کر اسباب لاد ہی دیتا ہے۔ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 265)

### ہر ابتلاء کے بعد غیر معمولی ترقی

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا تو آپ کو ماننے والے صرف چند آدمی تھے۔ مگر اس کے بعد آتھم کے ساتھ آپ کا مقابلہ ہوا تو لوگوں پر ایک ابتلاء آیا اور انہوں نے سمجھا کہ آپ کی پیشگوئی اپنے ظاہری الفاظ کے لحاظ سے پوری نہیں ہوئی۔ پھر لیکھرام سے آپ کا مقابلہ ہوا تو گو آپ کی پیشگوئی نہایت شان سے پوری ہوئی۔ مگر ہندوؤں میں آپ کے خلاف جوش پیدا ہو گیا اور انہوں نے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی کے فتوؤں کا وقت آیا تو جماعت پر ایک ابتلاء آیا۔ پھر ڈاکٹر عبدالحکیم کے ارتداد کا وقت آیا تو جماعت پر ابتلاء آیا۔ غرض مختلف اوقات میں ایسے زور سے شورشیں اٹھیں کہ دیکھنے والوں نے سمجھا کہ اب یہ لوگ ختم ہو گئے لیکن خدا تعالیٰ نے ان سب فتنوں کو مٹانے کے سامان پیدا کر دئے اور وہ فتنے بجائے جماعت کو تباہ کرنے کے اس کی ترقی اور عزت کا موجب بن گئے۔ اسی طرح اب ہو رہا ہے۔ تم دیکھ لو کہ کس کس رنگ میں جماعت کے خلاف شورشیں اٹھیں۔ فساد ہوئے اور کس طرح لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب احمدیت مٹ جائے گی۔ مگر ہر بار بجائے مٹنے کے جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر گئی۔

(الفضل 14/مارچ 1962ء جلد 16/51 نمبر 59 صفحہ 2)

(تذکار مہدی صفحہ 141 تا 145، ایڈیشن 2020، یوکے)

✡ ✡ ✡ ✡

---

## اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 08/نومبر 2025ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 04 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) مکرمہ امن زبیریہ احمد صاحبہ بنت مکرم مرزا شمیم احمد صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم مرزا رقیم احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مرزا فہیم احمد صاحب (ربوہ)

(2) مکرمہ امتہ النور احمد صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم بشیر احمد صاحب (بلجیم) ہمراہ مکرم محمد عاقب جاوید صاحب ابن مکرم محمد لطیف احمد صاحب (یوکے)

(3) مکرمہ ثناء عنبر خان صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم محمد الیاس خان صاحب مرحوم (یوکے) ہمرام مکرم حمزہ ہارون صاحب ابن مکرم ہارون احمد صاحب (امیر جماعت دبئی)

(4) مکرمہ طوبیٰ سلام صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام ملک صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم شامل یحییٰ صاحب ابن مکرم اویس طارق صاحب (کینیڈا)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆……☆……☆

---

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

# مجلس عرفان

## امریکہ کے گلف ریجن سے آنے والے خدام سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات

- ہم مغربی ممالک میں رہتے ہوئے اسلام احمدیت کی تبلیغ کس طرح کر سکتے ہیں؟
- احمدی مہاجروں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیل چکی ہے وہ خدام جو کسی ملک کے پیدائشی ہیں اور وہ خدام جو باہر سے آئے ہوئے ہیں؟
- ان کے درمیان ایک خلیج واقع ہونے کا رجحان ہوتا ہے اس باہمی تعلق کو کس طرح ٹھیک کریں؟
- جب اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھنے والا ہے اور جاننے والا ہے تو فرشتے انسانوں کے اعمال کیوں لکھتے ہیں؟
- شادی کے بعد بیٹے اور شوہر کے طور پر ذمہ داریوں کو کیسے متوازن کیا جا سکتا ہے؟
- بطور احمدی مسلمان جنوں کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟
- اگر فیملی کا کوئی فرد اسلام احمدیت سے منحرف ہو چکا ہو تو اُسے کیسے واپس کر سکتے ہیں؟
- ایسے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائیں گے جو جماعت سے دور مقیم ہوں؟

**23 نومبر 2024ء کو امریکہ کے گلف ریجن سے خدام کے ایک وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کی۔ حضور اقدس نے نہایت پیار بھرے اصول میں انکے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ انکے ساتھ گروپ تصویر کھنچوائی اور قلم بطور تبرک عطا فرمائے۔ حضور اقدس کی یہ مجلس عرفان روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2024ء کے شکریہ کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)**

مورخہ 23 نومبر 2024ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے گلف ریجن کے ایک وفد کو بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ خدام نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔ یہ ملاقات اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔

قارئین کی دلچسپی کے لیے ’’گلف سٹیٹس‘‘ کی وضاحت ضروری ہے کیونکہ عمومی طور پر ’’گلف سٹیٹس‘‘ کا ذکر آتے ہی ذہن میں عرب خلیجی ممالک (جیسے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، کویت اور عمان) کا تصور ابھرتا ہے، کیونکہ یہ اصطلاح بالعموم ان ممالک کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ تاہم امریکہ کے تعلق میں ’’گلف سٹیٹس‘‘ سے مراد وہ پانچ امریکی ریاستیں ہیں جو میکسیکو کی خلیج (Gulf of Mexico) کے ساتھ واقع ہیں یعنی: ٹیکساس (Texas)، لوزیانا (Louisiana)، مسی سپی (Mississippi)، الاباما (Alabama) اور فلوریڈا (Florida)۔ یہ ریاستیں سمندری معیشت، بندرگاہوں، تیل کی صنعت اور متنوع ثقافتی ورثے کے لیے مشہور ہیں۔

امریکی گلف سٹیٹس سمندری طوفانوں (Hurricanes) اور ساحلی خوبصورتی کے لیے بھی معروف ہیں، جبکہ عرب خلیجی ریاستیں اپنے صحرائی جغرافیہ اور تیل کی دولت کے لیے مشہور ہیں۔ اگرچہ دونوں علاقوں کو ان کی جغرافیائی صورتِ حال کی وجہ سے ’’گلف‘‘ کہا جاتا ہے، لیکن ان کی ثقافت، تاریخ اور معیشت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا قارئین کے لیے یہ وضاحت ضروری تھی تاکہ وہ ان کے مابین فرق کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

حضورِ انور اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے تو سب سے پہلے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ پیش فرمایا۔

پھر حضور انور وفد کے انچارج سے مخاطب ہوئے تو انہوں نے حضور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ اس وفد میں تئیس خدام شامل ہیں۔

تعارف کے دوران حضور انور نے ہر خادم سے انفرادی گفتگو فرمائی اور ان سے ان کی تعلیم، پیشے اور خاندانی پسِ منظر کے بارے میں دریافت فرمایا۔ چند خدام نے اپنے مستقبل کے ارادوں سے بھی آگاہ کیا کہ وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں یا یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنی زندگیاں اسلام احمدیت کی خدمت کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں۔

تعارف مکمل ہونے کے بعد انچارج صاحب وفد کی جانب سے سوالات پیش کرنے کی اجازت طلب کرنے پر حضورِ انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت اجازت مرحمت فرمائی جس پر خدام کو حالاتِ حاضرہ اور ایسے مختلف متنوع مسائل پر راہنمائی حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا جو آج کل کی نوجوان نسل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس مجلس کا سب سے پہلا سوال یہ تھا کہ جیسا کہ ہم ایک مغربی ملک میں رہتے ہیں، ہمارے کچھ دوست ایسے ہیں جنہیں اسلام کے بارے میں بھی کوئی خاص علم نہیں، ایسے میں ہم انہیں احمدیت اور سنّی و شیعہ مسلمانوں میں فرق کیسے سمجھا سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے جواب میں فرمایا کہ آپ انہیں بتا سکتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پیشگوئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آخری زمانے میں ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظلّی اور بروزی نبی کے طور پر ظاہر ہونا تھا، جس کو مسیح اور مہدی کا لقب ملنا تھا، تمام مسلمان یہ مانتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور وہ اس شخص کے ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن ہم یہ مانتے ہیں کہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہو چکے ہیں اور آپؑ نے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپؑ نے محض دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض آسمانی اور بعض دوسری نشانیوں کی پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔

حضورِ انور نے اس بات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اور ان میں سے ایک نشانی رمضان کے مہینے میں مخصوص ایام میں سورج اور چاند کے گرہن لگنے کا واقعہ تھا۔ یہ نشان 1894ء میں مشرقی کرۂ ارض یعنی قادیان اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں وقوع پذیر ہوا اور پھر یہ نشان 1895ء میں مغربی کرۂ ارض یعنی امریکہ میں رونما ہوا۔ اس نشان کا وقوع میں آنا تاریخ میں بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ تو ہم مانتے ہیں کہ یہ نشانات پورے ہوئے۔

حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ اس کے علاوہ اَور بھی پیشگوئیاں تھیں جو پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً قدیم زمانے کی آمدورفت کے ذرائع جیسا کہ گھوڑے اور دیگر ذرائع ترک کر دیے جائیں گے اور نئے آمدورفت کے ذرائع اپنائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اَور بھی دوسری نشانیاں ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ وہ تمام نشانیاں جن کا ذکر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد احادیث میں کیا، پوری ہو چکی ہیں۔ ایک شخص کا دعویٰ تھا اور اس دعویٰ کے حق میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے کا نشان وقوع پذیر ہوا۔ تو ہم یہ مانتے ہیں کہ چونکہ یہ نشانیاں پوری ہو چکی ہیں، چونکہ دعویٰ دار موجود ہے اور اللہ اس شخص کی خاص تائید و نصرت فرما رہا ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ وہ مسیح اور مہدی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ لیکن دوسرے مسلمان اب بھی مسیح اور مہدی کے ظہور کے منتظر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پرانے عیسیٰ کا ظہور دوسری مرتبہ ہوگا، لیکن ہم کہتے ہیں کہ نہیں کوئی بھی شخص اتنا لمبا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا، کوئی بھی شخص دو ہزار سال یا اس سے زائد عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور وہ دوبارہ نہیں آئیں گے، لیکن دوسرے مسلمان پھر بھی انہی کی آمد کے منتظر ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعضوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ عیسیٰؑ اب نہیں ظاہر ہوں گے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آ سکتا۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مسیح و مہدی اور نبی ہونے کا دعویٰ تو کیا ہے، لیکن انہوں نے ظلّی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؑ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن اور شریعت کو آگے بڑھایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی راہنمائی اور ارشادات کے مطابق اسلام کا پیغام پھیلایا۔ اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی مہر نہیں ٹوٹتی۔

حضورِ انور نے اس پر مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لیکن غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی بھی نبی کا دعویدار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس مہر کو توڑ دے گا اور یہ قابلِ قبول نہیں ہے۔ اس لیے وہ ہماری مخالفت کرتے ہیں، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ مسیح کا دعویدار آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کا پیغام پھیلایا ہے، اس لیے اس سے مہر نہیں ٹوٹتی۔ کوئی بھی نئی شریعت نہیں آ سکتی لیکن ایک ایسا نبی، جو اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے ہو اَور جو قرآنِ کریم کے پیغام کو پھیلانے کے لیے آیا ہو، آ سکتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تو یہ فرق ہے اور یہ وہ باتیں ہیں، جو ہم مانتے ہیں اور جو وہ نہیں مانتے، وہ بالآخر اس طرف آئیں گے جب ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہو گا اور جب وہ اپنی سمجھ، خیالات اور احادیث کے مطابق یہ دیکھ لیں گے کہ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو انہیں پھر آخر کار حقیقت قبول کرنی پڑے گی۔ اس کے لیے ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔

آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مَیں عیسیٰ کے نقشِ قدم پر آیا ہوں، جیسا کہ عیسیٰؑ موسیٰؑ کے مسیح کے طور پر ظاہر ہوئے تھے اور مَیں اسلام کا پیغام پھیلا رہا ہوں۔ آپؑ نے مزید فرمایا کہ تین سو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا جبکہ اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا بھر میں پھیل جائے گا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو بھی پھیلانے میں تقریباً تین سَو سال کا عرصہ گزرا تھا، جس کے بعد عیسائیت دنیا بھر میں پھیل گئی تھی اور جب روم کی سلطنت نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ابھی تین سَو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا جبکہ اسلام اور احمدیت دنیا بھر میں پھیل جائے گی۔ ہم دوسروں کو اس طرح سے یہ بات سمجھا سکتے ہیں۔

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمت میں عرض کیا کہ احمدی مہاجروں کی ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیل چکی ہے اور وہ خدام جو کسی ملک کے پیدائشی ہیں اور وہ خدام جو باہر کسی ملک سے ہجرت کر کے آتے ہیں، ان کے درمیان ایک خلیج واقع ہونے کا رجحان ہوتا ہے، اس باہمی تعلق کو ٹھیک کرنے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم احمدی ہیں، ہم ایک خدا کو مانتے ہیں، ہم ایک ہی مقدس کتاب قرآنِ کریم پر ایمان لاتے ہیں، ہم آخری نبی حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لاتے ہیں، ہم مانتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں اور ہمارا اِیمان ہے کہ آپ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہے۔ ہم ان تمام باتوں کو مانتے ہیں۔ پھر فرق کیا رہ جاتا ہے؟ ایک ہی فرق ہے کہ آپ امریکہ میں پیدا ہوئے ہیں اور آپ کے کزن افریقہ میں یا پاکستان یا انڈیا یا جنوبی امریکہ میں یا کسی بھی اَور ملک میں، یا اگر آپ کا کوئی دوست ہے تو وہ کہیں اَور پیدا ہوا ہے۔ چونکہ آپ کا دین ایک ہے، آپ کی تعلیم ایک ہے، تو پھر جہاں تک مذہب کا تعلق ہے، کوئی تفریق نہیں ہونی چاہیے کیونکہ آپ کی تعلیم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حضورِانور نے مزید فرمایا کہ ایک ہی چیز ہے اور وہ زبان ہے، اگر کوئی شخص پاکستان یا بنگلہ دیش یا مشرق وسطیٰ کے ممالک سے ہجرت کر کے امریکہ آتا ہے اور وہاں کچھ عرصہ گزار کر اس کو زبان کی بھی سمجھ آجاتی ہے تو جب مَیں آپ سے بات کرتا ہوں تو مَیں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں کہ آپ سے اردو میں بات کروں تا کہ آپ کو بہتر طور پر سمجھا سکوں، لیکن چونکہ آپ کو اردو پسند نہیں، اس لیے مَیں کوشش کرتا ہوں کہ انگریزی میں بات کروں۔ تو اگر آپ کو میرے ساتھ بہتر سمجھ آجاتی ہے تو اپنے بھائیوں سے بھی اچھی سمجھ آنی چاہیے۔

اگلا سوال یہ تھا کہ اگر روس امریکہ پر حملہ کرے تو ہم احمدی مسلمان اس صورت میں کیا کر سکتے ہیں؟

حضورِانور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان، جو امریکہ میں رہتے ہیں، وہ وہاں کے شہری ہیں۔ اگر روس یا کوئی بھی ملک حملہ کرتا ہے تو اس کا دفاع وہاں کے شہریوں کا کام ہے۔ اگر آپ مسلح افواج میں ہیں تو آپ کو ان کے لیے لڑنا ہوگا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ہم صرف اپنے ملک کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے راہنماؤں کو عقل دے کہ وہ ظلم نہ کریں اور دوسروں کو بھی عقل دے کہ وہ کسی قسم کی بربریت کا ارتکاب نہ کریں۔

حضورِانور نے مزید فرمایا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی وطن سے محبّت ایمان کا حصہ ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے ملک سے محبّت اور اس کی خدمت کرنی چاہیے۔ تاہم اگر آپ دیکھیں کہ آپ کا ملک ظلم کر رہا ہے تو پھر اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو وہاں سے ہجرت کر جانی چاہیے۔

ایک خادم نے حضورِانور سے دریافت کیا کہ جب اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھنے والا اور جاننے والا ہے تو فرشتے انسانوں کے اعمال کیوں لکھتے ہیں؟

حضورِانور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور وہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے اور انہیں کچھ ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ یہ اللہ کا نظام ہے۔

حضورِانور نے مزید فرمایا کہ فرشتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ معلومات جمع کریں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں تا کہ وہ اپنے دیے گئے کام کو پورا کر سکیں۔ قیامت کے دن یہ ریکارڈ گواہی کے طور پر پیش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو لوگوں کے اعمال کا گواہ بنا کر اپنے فیصلے صادر فرمائے گا۔

حضورِانور نے اس نظام کو اللہ کی تخلیق کا حصّہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ایمان والوں کو اسے بغیر کسی شک و شبہ کے تسلیم کرنا چاہیے۔

ایک خادم نے حضورِانور سے راہنمائی طلب کی کہ نوجوانی میں شادی کرنے کے بعد بیٹے اور شوہر کے طور پر ذمہ داریوں کو کیسے متوازن طریقے سے نبھایا جا سکتا ہے؟

حضورِانور نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ شادی اس وقت کرنی چاہیے جب انسان ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کے لیے تیار ہو۔ یہ تمہارے اور ایک لڑکی کے درمیان ایک رشتہ ہے اور تمہیں اس رشتہ کو نبھانا ہے۔ اور تم اس رشتہ پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا رہے ہو۔

حضورِانور نے بیوی اور والدین کے حقوق میں توازن برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض ذمہ داریاں ایسی ہیں جو تمہیں اپنی بیوی کے ساتھ پوری کرنی ہیں، اور بعض حقوق ایسے ہیں جو تمہیں اپنے والدین کے حق میں ادا کرنے ہیں۔ دونوں طرف اپنی ذمہ داریاں پوری کرو۔ یہی ایک متوازن شخص کا طریقہ ہے۔ ایک مومن کو ہمیشہ متوازن ہونا چاہیے۔

ایک خادم نے حضورِانور سے دریافت فرمایا کہ بطور احمدی مسلمان ہمارا جنّوں اور ان کی طاقتوں کے بارے میں کیا اعتقاد ہے؟

حضورِانور نے جواب میں جنّ کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جنّ وہ چیزیں ہیں جنہیں ہم محسوس نہیں کرتے یا جن کا تصور نہیں کر سکتے۔ لفظ جنّ کے مختلف معانی ہیں۔ عربی میں جراثیم کو بھی جن کہا جاتا ہے، اور ہر وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو، اسے بھی جنّ کہا جاتا ہے۔ بڑے لوگ جو عوام کے سامنے نہیں آتے، یا طاقتور لوگ جو غاروں اور جنگلوں میں رہتے ہیں، یا وہ لوگ جو دوسروں کے تحت کام کرتے ہیں، انہیں بھی جنّ کہا جاتا ہے۔ یہ جنّ کے معنی ہیں۔

حضورِانور نے مزید فرمایا کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسا جنّ ہے، جس نے انسان کو قابو کر لیا ہے اور اس کی تمام صلاحیتوں، حواس اور ہر چیز پر قبضہ کر لیا ہے، تو ہم اسے نہیں مانتے۔ ایسی طاقت جنّوں کے پاس نہیں ہے۔

حضورِانور نے اس ضمن میں نصیحت فرمائی کہ اگر کوئی کہے کہ ایسا کچھ ہوا ہے تو انہیں دعا کرنے کی نصیحت کریں اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنے کی ہدایت دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کیفیت سے بچا لے گا۔

حضورِانور نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ عموماً اَن پڑھ اور جاہل لوگوں میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ جنّوں نے ان پر سایہ کر لیا ہے اور وہ ان کی تمام صلاحیتوں اور طاقتوں کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بیماری ہے، جس کے علاج کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کو ماہرِ نفسیات سے رابطہ کرنا چاہیے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر فیملی کا کوئی فرد یا عزیز اسلام یا احمدیت سے منحرف ہو چکا ہو تو ہم ایک خادم کی حیثیت سے انہیں واپس کیسے لا سکتے ہیں؟

حضورِانور نے اس پر تلقین فرمائی کہ کوشش کریں کہ اگر وہ آپ سے بات کرنے کے لیے راضی ہوں تو انہیں تبلیغ کریں۔ انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کریں کہ حقیقی تعلیمات کیا ہیں اور وہ کیوں اسلامی تعلیمات سے منحرف ہو رہے ہیں۔ اگر ان کے کوئی سوالات ہوں تو انہیں مربی صاحب کے پاس لے کر جائیں تا کہ مربی صاحب ان کو تسلی بخش جوابات دے سکیں۔ اور اگر وہ سمجھنا نہیں چاہتے یا کہتے ہیں کہ مَیں آپ کی بات نہیں سننا چاہتا یا اس مسئلے پر بات نہیں کرنا چاہتا ہوں تو پھر ان کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بچا لے۔

ایک خادم نے درخواست کی کہ پیارے حضور! اللہ تعالیٰ سے میرا روحانی تعلق پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ میری تعلیمی ترقی کے لیے بھی دعا کریں۔

اس پر حضورِانور نے تلقین فرمائی کہ پانچ نمازوں کو کبھی نہ چھوڑنا اور اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ چند نوافل بھی ادا کر لیا کریں اور زیادہ استغفار اور درود شریف پڑھیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ درود شریف، استغفار اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ اپنی ذاتی ترقی کے لیے اور جماعتی ترقی کے لیے بھی پڑھیں۔

اس مجلس کا آخری سوال یہ تھا کہ آپ ایسے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائیں گے جو کسی باقاعدہ جماعت یا دیگر احمدیوں سے دُور مقیم ہیں؟

حضورِانور نے اس کے جواب میں ہدایت فرمائی کہ اگر دو یا چار افراد ایک چھوٹے سے علاقے میں مقیم ہیں تو انہیں کم از کم جمعہ کے روز اکٹھا ہونا چاہیے۔ اگر صرف آپ کے فیملی کے ممبران موجود ہوں تو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ جمعہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حضورِانور نے اپنی ذاتی مثال دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ مَیں گھانا میں کئی سال تک اکیلا رہا اور وہاں کوئی احمدی نہیں تھا، صرف میرے اہل و عیال تھے۔ مَیں اور میری اہلیہ کچھ عرصے تک نماز جمعہ اکیلے ادا کرتے تھے یا کبھی کبھار کوئی احمدی طالبعلم ہمارے ساتھ شامل ہو جایا کرتا تھا۔ بعد میں دوسری جگہ پر صرف ایک ملازم تھا، جو احمدی تھا، وہ ہمارے گھر آ کر ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتا تھا۔

حضورِانور نے مزید فرمایا کہ یہ وہ طریقہ ہے جس سے ہمیں ایسے معاملات کا حل نکالنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں، اگر ممکن ہو، اور قرآنِ کریم کو کم از کم روزانہ پڑھا کریں تا کہ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ قرآن کے معانی کو سمجھ سکیں۔ جب آپ تلاوت کر رہے ہوں تو چند آیات کا ترجمہ بھی پڑھ لیا کریں۔

حضورِانور نے استفسار فرمایا کہ جہاں پر آپ مقیم ہیں وہاں پر کوئی احمدی نہیں ہے؟ موصوف کے اثبات میں جواب دینے پر حضورِانور نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ تو پھر تبلیغِ احمدیت کرو اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدیت میں شامل کرو۔

ملاقات کے اختتام پر شاملین کو حضورِانور کے ہمراہ گروپ تصویر بنوانے اور قلم بطور تبرک حاصل کرنے کی سعادت ملی نیز حضورِانور نے ان کے قیام وطعام کے انتظامات وغیرہ کے بارے میں بھی دریافت فرمایا۔

حضورِانور نے سب شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ پیش فرمایا اور یوں یہ ملاقات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 05 دسمبر 2024ء)

---

## ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

---

## سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے،
اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا : میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

---

## سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا : سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

---

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آنکھ اُس کی دُوربیں ہے دِل یار سے قریں ہے ✵ ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے ✵ دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

طالبِ دُعا : زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

**میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس لیے ہمیشہ تاکید کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے۔**

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25؍جولائی 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے مہمانوں کا کس قدر خیال تھا؟

**جواب:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس لیے ہمیشہ تاکید کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے۔

**سوال:** کارکنان کو مہمانوں کی مہمان نوازی کس طرح کرنی چاہئے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو مہمان جلسہ سننے آرہے ہیں ان کی ہر طرح سے خدمت اور مہمان نوازی کرنا ہر کارکن، ہر ڈیوٹی دینے والے اور ہر اس افسر کا فرض ہے جو کسی بھی محکمے یا شعبہ میں کام کر رہا ہے۔

**سوال:** مہمانوں کو جلسہ میں کس بات کو زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہئے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ یہاں جلسہ سننے کے لیے آئے ہیں اس لیے اس بات کو اہمیت نہ دیں کہ آپ کے لیے انتظام صحیح ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ آپ کی مہمان نوازی صحیح ہوئی ہے یا نہیں ہوئی یا کسی کارکن نے کیسا رویہ اختیار کیا ہے۔ اصل مقصد تو روحانی مائدے کو حاصل کرنا ہے اور آپ لوگوں کو اسی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

**سوال:** مہمانوں کو کس طرح کا مہمان بننا چاہئے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: ایسا مہمان بنیں جو برکتیں لانے والا ہو اور ایسے مہمان نہ ہوں جو گھر والوں کے لیے پریشانی کا باعث ہوں بلکہ ان کو پریشانی سے نکالنے والے ہوں۔

**سوال:** شامل ہونے والے اور کام کرنے والوں کا کیا مقصد ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: شامل ہونے والے اور کام کرنے والے سب احمدی ہیں اور ہم سب کا مقصد ایک ہے کہ ہم نے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی اخلاقی، روحانی اور علمی اصلاح کرنی ہے

**سوال:** جلسہ کا کیا مقصد ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: اس بات کو خاص طور پر ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا مقصد اپنی اصلاح کرنا ہے۔ اپنے دینی علم کو بڑھانا ہے۔ اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے اور اس کے لیے ہم نے بھرپور کوشش کرنی ہے۔ اخلاقی طور پر اپنی حالت کو بہتر کرنا ہے۔

**سوال:** اسلام نے مہمانوں کی عزت و تکریم کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: اسلام میں مہمانوں کی عزت و تکریم کی بہت تاکید ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مہمان کو جائز حق دو۔

**سوال:** صحابہ رسول ﷺ کس طرح مہمان نوازی کیا کرتے تھے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: صحابہؓ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر، اپنا حق چھوڑ کر مہمان نوازی کیا کرتے تھے اور اس حوالے سے صحابہ کی مہمان نوازی کی ایک مشہور روایت ہے کہ ایک صحابی کے گھر مہمان آیا جس کو آنحضرت ﷺ نے ان صحابی کے ساتھ بھیجا تھا اور انہوں نے جب پتہ کیا تو ان کی بیوی نے بتایا کہ گھر میں صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا ہی کھانا ہے لیکن انہوں نے مہمانوں کی خاطر بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دیا اور مہمان گھر لے آئے۔ خود بھی چراغ بجھا کر کھانا نہیں کھایا بلکہ مہمان کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ جیسے خود بھی کھا رہے ہیں۔ خود بھی بھوکے سو گئے اور بچے بھی بھوکے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اس فعل کو اس قدر سراہا کہ آنحضرت ﷺ کو بھی اس کی اطلاع دی۔ جب اگلے دن صبح وہ صحابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تم نے جو رات کو مہمان کو کھانا کھلایا اور اس کے کھلانے کی جو تدبیر تم نے اختیار کی تھی اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا اور بڑا ہنسا تو یہ مہمان نوازی کا مقام ہے۔

**سوال:** مہمانوں کی طرف سے اگر کبھی کوئی سخت بات بھی سنیں تو کیا کریں؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: مہمانوں کی طرف سے اگر کبھی کوئی سخت بات بھی سنیں تو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے صَرفِ نظر کریں۔

**سوال:** حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ آسام سے کچھ مہمان آئے اور جب لنگر خانے میں اپنی سواری سے اترے اور ان کو کہا کہ سامان اتارو تو لنگر خانہ کا جو عملہ تھا ان کا رویہ کوئی مناسب نہیں تھا۔ اس کی وجہ سے وہ ناراض ہو گئے اور اسی ٹانگے پر بیٹھ کر واپس روانہ ہو گئے جس پر وہ آئے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا تو آپؑ بہت ناراض ہوئے کہ ایسی صورت کیوں پیدا ہوئی کہ مہمان ناراض ہو کر چلا گیا۔ آپ فوری طور پر اس طرح گھر سے نکلے کہ جلدی میں ٹھیک طرح سے جوتے پہننا بھی مشکل تھا اور ان کے پیچھے تیز تیز قدموں سے چل پڑے۔ حالانکہ مہمان ٹانگے پر سوار تھے گھوڑا گاڑی جسے کہتے ہیں اور کافی دور نکل چکے تھے لیکن آپ پیدل ہی بڑی تیز رفتاری سے ان کے پیچھے گئے۔ روایت میں آتا ہے کہ قادیان کے قریب سے گزرنے والی نہر پر پہنچ کر آپ ان تک پہنچ گئے اور انہیں روک لیا۔ پھر آپ انہیں واپس لے کر آئے۔ آپ جس انداز سے انہیں واپس لائے اس میں بھی مہمان کی عزت اور تکریم کا ایک عجیب اظہار تھا۔ آپ نے مہمانوں سے فرمایا کہ آپ اپنی سواری پر بیٹھے رہیں، ٹانگے پر بیٹھے رہیں اور میں پیدل آپ کے ساتھ چلوں گا۔ بہرحال آپؑ کے اس خلق کو دیکھ کر مہمان بھی شرمندہ ہو گئے اور عرض کیا کہ ہم ٹانگے پر بیٹھ کر سفر نہیں کر سکتے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ پیدل چلتے ہیں۔ بار بار یہی کہتے رہے کہ حضور ہم نہیں بیٹھیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہی چلیں گے۔ بہرحال قادیان واپس آ گئے۔ لنگر میں آ کے آپ نے خود مہمانوں کا سامان اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن چونکہ کارکنان کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا اور وہ بہت زیادہ شرمندہ تھے انہوں نے فوری طور پر آگے بڑھ کر سامان اتارنا شروع کر دیا۔ پھر ان لوگوں کی خوراک کے بارے میں بھی کیونکہ وہ آسام کے لوگ تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے لیے خاص خوراک کا انتظام فرمایا۔

**سوال:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام رزق کا کس قدر خیال رکھتے تھے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال یہ تھی کہ ایک دفعہ آپ کے کھانے کا انتظام نہ ہو سکا اور انتظام کرنے والے بھول گئے اور آپ بھی مصروف تھے۔ آپ نے جب اپنے کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب پریشان تھے۔ کھانا ختم ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ دسترخوان پر جہاں لوگوں نے کھانا کھایا ہے وہاں اگر روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے اور سالن ہے تو وہی لے آؤ میں وہی کھا لوں گا۔ چنانچہ آپ نے وہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے جو لوگ چھوڑ کر گئے تھے وہی کھا لیے۔ یہ آپؑ کا اسوہ حسنہ ہے جو آپ نے ہمارے لیے قائم فرمایا۔ پس ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے رزق کو ضائع ہونے سے بچانا ہے اور اس طرح کام سمیٹنے والوں کے لیے بھی آسانی پیدا کرنی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ کھانے کو ضائع مت کرو۔

⁂

## اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت سے فیض پانے کے لئے نہایت اہم نصائح

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 مارچ 2007 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال:** حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

**جواب:** حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورہ آل عمران کی آیت نمبر 190 کی تلاوت فرمائی وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

**سوال:** اللہ تعالیٰ کا فضل کیوں ضروری ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: یہ حدیث ہم کئی بار سن چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ’’مَیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا۔ صحابہ کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا تو مَیں جنت میں جاؤں گا۔

**سوال:** حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ کے بارے میں کیا گواہی دی ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہؓ گواہی دیتی ہیں کہ آپؐ کے رات اور دن قرآن کریم کی عملی تصویر تھے۔

**سوال:** رسول کریم ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے بارے میں قرآن کریم کیا گواہی دیتا ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ گواہی دیتا ہے کہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: 5) کہ تو نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ تو اپنے عمل اور تعلیم میں انتہائی درجہ کو پہنچا ہوا ہے۔

**سوال:** اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ سے کیا اعلان کرواتا ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپؐ سے یہ اعلان کرواتا ہے کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام: 163)۔ تو اُن سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

**سوال:** رسول کریم ﷺ ہر نماز میں کون سی دعا کیا کرتے تھے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی ایک دعا کے بارے میں بیان کیا کہ آپؐ ہر نماز میں پڑھتے تھے۔ کہ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ کہ اے اللہ تو پاک ہے، اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ مجھے بخش دے۔

**سوال:** اللہ تعالیٰ نے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کیوں کہا اور عَادِلِ يَوْمِ الدِّيْنِ (کیوں) نہیں کہا اس تعلق سے آپؑ نے کیا فرمایا؟

**جواب:** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کیوں کہا اور عَادِلِ يَوْمِ الدِّيْنِ (کیوں) نہیں کہا تو واضح ہو کہ اس میں بھید یہ ہے کہ عدل کا تصور اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک حقوق کو تسلیم نہ کر لیا جائے اور جہانوں کے پروردگار خدا پر تو کسی کا کوئی حق نہیں اور آخرت کی نجات خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے محض ایک عطیہ ہے جو اس پر ایمان لائے اور جنہوں نے اس

کی اطاعت کرنے اور اس کے احکام کو قبول کرنے، اس کی عبادت کو بجالانے اور اس کی معرفت حاصل کرنے کے لئے حیران کن تیزی سے قدم بڑھایا۔

**سوال:** فتح مکہ کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا خطاب فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: فتح مکہ کے موقع پر ہی تاریخ میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری زمانہ جاہلیت والی نفرت کو ختم کردیا ہے اور اسے آباءواجداد کے ذکر کے ساتھ عظمت دی ہے اور تمام لوگ آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (سورة الحجرات: 14) اے لوگو یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لیکن اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔ پھر فرمایا: اے قریش! تم مجھ سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہو؟ قریش نے کہا کہ ہم آپؐ سے بھلائی کی ہی امید رکھتے ہیں کیونکہ آپؐ ہمارے معزز بھائی اور ہمارے معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سہیل بن عمرو نے اس سوال پر کہا کہ ہم اچھی بات کرتے ہیں اور آپؐ سے اچھی امید وابستہ کرتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ ایک معزز بھائی اور معزز بھائی کے بیٹے ہیں اور آپؐ ہم پر قدرت بھی رکھتے ہیں۔ قریش کا یہ جواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ویسا ہی کہتا ہوں جیسا کہ میرے بھائی یوسفؑ نے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (یوسف:93) آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تمہیں بخش دے گا۔ وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ جاؤ تم سب لوگ آزاد ہو۔ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ وہ لوگ ایسے نکلے جیسے قبروں سے نکلے ہوں اور بعد میں انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔

**سوال:** اگر اللہ تعالیٰ صرف عدل کرنے والا ہوتا تو کیا ہوتا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ صرف عدل کرنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ لوگ حصہ نہ پاسکتے جو صرف کوشش کرنے والے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں نے وہ مرتبہ حاصل نہیں کیا جس کے حصول کی وہ کوشش کررہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بدی کرنے والوں کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ جو بُرے عمل کرتے رہے اور بدی کرنے پر اپنی جرأت میں ترقی کرتے گئے۔ اور وہ (بدی کے کاموں سے) رکنے والے نہ تھے۔

**سوال:** اللہ تعالیٰ اپنی صفت مالکیّت کے تحت اپنے بندے کے اچھے اور برے اعمال کے لحاظ سے اس سے کیا سلوک کرتا ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں اور بدیوں کو لکھ رہا ہے پھر ان کو بیان بھی کردیا ہے۔ پس جس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسے نہ کرسکا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں ایک نیکی شمار کرے گا۔ نیکی کا ارادہ کیا اور عمل نہ کیا تو نیکی شمار ہوگی۔ اگر وہ اس کا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس سے دس سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور جو کوئی بدی کا ارادہ کرلے اور پھر اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور وہ اگر اس کا ارادہ کرکے اس پر عمل بھی کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک بدی کو شمار کرے گا۔

⁂

## نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 08 جون 2025ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

### نماز جنازہ حاضر

### (1) مکرمہ امۃ المومن صاحبہ

### اہلیہ مکرم محمد لطیف صاحب (وولورہیمپٹن۔ یوکے)

2/جون 2025ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم (آف ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ پیر محل خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم تنویر احمد صاحب (آف تنویر سٹوڈیو ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

### (2) مکرمہ کنیز اختر صاحبہ

### اہلیہ مکرم محمد اسلم وریا صاحب مرحوم (لندن۔ یوکے)

2/جون 2025ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق چک 37 جنوبی سرگودھا سے تھا۔ ربوہ دار الفضل میں رہیں اور 1995ء میں یوکے شفٹ ہوگئی تھیں۔ آپ لجنہ کی فعال ممبر تھیں۔ اپنے حلقے کی گروپ لیڈر رہیں اور رسالہ مصباح گھر گھر جاکر پہنچاتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، نرم مزاج اور سخی دل خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ حلقہ کی میٹنگز میں ضیافت کا انتظام کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب (حال جامعہ احمدیہ کینیڈا) کی ہمشیرہ تھیں۔

### نماز جنازہ غائب

### (1) مکرمہ صابرہ خاتون صاحبہ

### اہلیہ مکرم مولانا عبدالمطلب صاحب بنگالی درویش مرحوم (قادیان)

20/مئی 2025ء کو 99 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1913ء میں آپ کے تایا مکرم عبید شیخ صاحب کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد ایک سال کے اندر تمام خاندان نے بیعت کی اور 1914ء میں جماعت ابراہیم پور ضلع مرشد آباد ویسٹ بنگال کا قیام عمل میں آیا۔ مرحومہ صاحب ثروت خاندان سے تعلق رکھتی تھیں لیکن ایک درویش کی بیوی ہونے کے ناطے سادگی کی زندگی بسر کی اور انتہائی تکلیف میں بھی کبھی کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ آپ نے بیوگی کا لمبا عرصہ بھی نہایت صبر وشکر کے ساتھ گزارا۔ مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج، مہمان نواز، جماعت کی فدائی اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب قادیان میں بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

### (2) مکرم الحاج گل محمد خان صاحب مندرانی

### (سابق سول انجینئر و معلم وقف جدید ڈیرہ غازی خان)

6/اپریل 2025ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت نور محمد خان صاحب مندرانی رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت محمد مسعود خان صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ نے اپنی تعلیم 1965ء میں رسول کالج گجرات سے مکمل کی اور ملٹری انجینئرنگ سروسز میں ملازمت اختیار کی۔ 1971ء کی جنگ کے دوران آپ مشرقی پاکستان میں جنگی قیدی بھی رہے۔ بعدازاں سعودی عرب میں انجینئرنگ کے شعبے میں کام کیا اور حج کی سعادت بھی حاصل کی۔ 1998ء میں آپ نے اپنی زندگی وقف کی اور 15 سال تک مختلف علاقوں میں سلسلہ احمدیہ کے معلم کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ دوران وقف آپ نے کئی تبلیغی کامیابیاں بھی حاصل کیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 6 بیٹے اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

### (3) مکرمہ مبارکہ خاتون صاحبہ

### اہلیہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب مرحوم (گوتھن برگ سویڈن)

15/مئی 2025ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چودھری ظہور احمد صاحب مرحوم (سابق ناظر دیوان وسیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ وسیکرٹری صدسالہ جوبلی فنڈ) کی بیٹی تھیں۔ آپ کے خاندان میں احمدیت سب سے پہلے حضرت منشی عبدالعزیز اوجلوی صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ آئی جس کے بعد آپ کے دادا حضرت منشی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی 1894ء میں بیعت کرلی۔ مرحومہ نے ابتدائی تعلیم قادیان اور تقسیم ملک کے بعد جڑانوالہ اور سرگودھا میں حاصل کی۔ آپ کو جامعہ نصرت ربوہ کے آغاز پر پہلی کلاس میں داخل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ خلافت احمدیہ سے انتہائی گہرا وفا کا تعلق تھا۔ آپ کو 1965ء میں حج کرنے کی اور اس کے بعد متعدد بار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ گوتھن برگ سویڈن میں ناصرات کو قرآن کریم باترجمہ پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹے، 2 بیٹیاں اور 2 بھائی شامل ہیں۔

### (4) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

### اہلیہ مکرم ممتاز رسول شیخ صاحب مرحوم (جرمنی)

2/اپریل 2025ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ بیعت کے بعد باوجود سخت مخالفت اور تکلیفوں کے ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، تقویٰ شعار، غریب پرور، جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کرتیں اور جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ پردے کی بڑی پابند تھیں۔ مرحومہ 3/1 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور سات بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے اور ایک داماد بحیثیت مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

---

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ✡ وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے ✡ جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

---

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

''احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے''

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دعا: SK Ghulam Mashi/Jaibun Nisha and with family

---

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

''آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا''

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

### (5) مکرمہ آصفہ اکمل صاحبہ

### اہلیہ مکرم ظفر عبد السلام صاحب معلم سلسلہ

### (سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد)

16/مئی 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، تہجد گزار، صدقہ و خیرات کرنے والی، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، والدین کی خدمت گزار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ نے نہایت کفایت شعاری، قناعت پسندی اور امانت داری کے ساتھ زندگی بسر کی اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ واقف زندگی کی بیوی ہونے کو اپنا اعزاز سمجھتی تھیں اور اس فرض کو بھرپور طریقے سے نبھایا۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ انہیں اپنی مجلس کی لجنہ و ناصرات کو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ اور دیگر تربیتی امور سکھانے کی توفیق ملی۔ خلافت کے ساتھ حد درجہ وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنی بیماری کو انتہائی صبر و شکر کے ساتھ برداشت کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے، چار بہنیں اور ایک بھائی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 جون 2025ء)

✡ ✡ ✡ ✡

---

# میں آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں

## سیرالیون مغربی افریقہ کے ڈائمنڈ جوبلی 60 ویں جلسہ سالانہ 2025ء کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

سیّدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیرالیون مغربی افریقہ کے 60 ویں ڈائمنڈ جلسہ سالانہ کے موقع پر جو بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا تھا اس کا اُردو مفہوم قارئین بدر کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔ (ادارہ)

پیارے احباب جماعت احمدیہ سیرالیون،

**السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا ساٹھواں ڈائمنڈ جوبلی جلسہ سالانہ مورخہ 14, 15 اور 16/ فروری 2025ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بڑی کامیابی سے نوازے، آپ سب بے انتہا فضلوں کے وارث بنیں اور ہمارے مذہب یعنی اسلام اور ہمارے پیارے نبی کریم محمد ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات اور ہدایات کے متعلق علم و فہم میں اضافہ کرنے والے ہوں۔

یاد رکھیں کہ یہ کوئی عام دنیاوی تہوار یا میلہ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۰، ایڈیشن ۱۹۸۹ء)

تو آپ کو اس منفرد قسم کی تقریب کے مقدس ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور اپنے تقویٰ یعنی راستبازی کے معیار کو بڑھانے کی ہر ممکنہ کوشش کرنی چاہیے اور اپنے اندر اللہ کا حقیقی خوف پیدا کریں۔ اپنے اندرون کو بہتر کرنے کی کوشش کریں اور اپنی اخلاقی حالت کو پاک کریں تاکہ آپ ان بلند معیاروں کو پاسکیں جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ممبران سے کی ہے۔

یقیناً یہ جلسہ آپ کے دلوں میں نرمی، شفقت اور عاجزی پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ یہ جماعت کے اندر پیار اور بھائی چارے کے رشتوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہونا چاہیے اور آپ کو اس قابل بنانے والا ہونا چاہیے کہ آپ نہ صرف ایک دوسرے کا خیال رکھیں بلکہ ایک بڑے پیمانے پر دوسرے ضرورت مند لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھی بہترین مثال قائم کریں۔ آپ کو اپنے روزمرہ کے طرز عمل اور سلوک میں عاجزی اور نرمی پیدا کرنی چاہیے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کو اسلام کی خدمت کے لیے جوش وجذبہ پیدا کرنا چاہیے اور آپ کا حتمی مقصد ہمارے خالق، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ اور ذاتی تعلق قائم کرنا ہونا چاہیے۔

لہٰذا اپنی پنج وقتہ نمازیں باقاعدگی سے اور باجماعت ادا کریں، اپنی دعاؤں میں اضافہ کریں اور اپنے دلوں میں اللہ کا ذکر ہمیشہ رکھیں۔

تمام شرائط بیعت پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ یاد رکھیں کہ بیعت کی ہر ایک شرط اپنے اندر بے انتہا حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک پر غور و فکر جاری رکھنا چاہیے۔ یقیناً یہ شرائط آپ کی زندگی میں بطور مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر اپنے آپ کو ان کے مطابق چلائیں گے، خود احتسابی سے کام لیں گے اور اپنے روزمرہ کے کاموں اور اعمال کا جائزہ لیں گے تو آپ نہ صرف بہتر احمدی مسلمان بنیں گے بلکہ دوسروں کے لیے تقویٰ اور راستبازی کی ایک عمدہ مثال قائم کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ممبران سے توقعات کے حوالے سے فرمایا ہے: ’’اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے...... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۹۷-۱۹۸، ایڈیشن اول)

میں آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور خلیفۃ المسیح سے ایک مضبوط تعلق قائم کریں۔ آپ کو ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے اور اپنی فیملی اور خاص طور پر بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ بالخصوص آپ کو میرے خطبات جمعہ کو اور دیگر تقریبات اور مواقع پر دیے گئے میرے خطابات کو باقاعدگی سے سننا چاہیے۔ اس سے آپ کا خلافت کے ساتھ مستقل تعلق قائم رہے گا اور آپ کے ایمان کو مضبوطی اور تقویت بخشے گا۔

میں آپ کو ایک بار پھر تبلیغ کے حوالے سے آپ کی ذمہ داریوں کی یاددہانی کرواتا ہوں جو کہ ہر احمدی مسلمان کا فرض اور ذمہ داری ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیے کہ اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو سیرالیون کے تمام لوگوں تک پہنچانے کے لیے حکمت سے منصوبہ بندی کریں اور موثر پروگرام ترتیب دیں۔

آخر میں مَیں آپ سب سے کہتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ آگے بڑھیں اور پختہ عزم اور ثابت قدمی کے ساتھ عہد کریں کہ آپ ہمیشہ اپنی زندگیوں میں تمام خالص تبدیلیاں لانے کی کوشش کریں گے تاکہ آپ شرائط بیعت کی ہر شرط پر قائم رہ سکیں اور اسے پورا کرسکیں جس کا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہے۔ ان شاء اللہ اگر آپ ایسا کریں گے تو دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب پیدا کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ہدایت پر بہترین انداز میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 28 مئی 2025ء)

✡ ✡ ✡

---

# (ولادت)

(1) الحمدللہ کہ خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر عبدالباسط کو مؤرخہ 06 نومبر 2025ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی نرینہ اولاد عطا کی ہے۔ پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام عزیز حضیر باسط تجویز فرمایا ہے نیز ازراہِ شفقت عزیز کے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی منظوری بھی مرحمت فرمائی ہے۔ عزیز مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم سردار نصیر احمد صاحب آف لندن کا نواسا ہے۔ قارئین بدر سے بچہ کے نیک، صالح، خادم دین ہونے، والدین کیلئے قرۃ العین ہونے، دونوں خاندانوں کیلئے باعث تکریم ہونے، اسلام و احمدیت کیلئے مفید وجود ثابت ہونے اور حضور انور کا سلطان نصیر ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ڈاکٹر چودھری عبدالعزیز اختر قادیان

(2) خاکسار کی بھانجی محترمہ ڈاکٹر امتہ الکافی ایداللہ بھنوں اہلیہ ڈاکٹر امر صاحب آف روہیمپٹن لندن کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام امتہ الرحمٰن ہے۔ بچّی محترم احمد ایداللہ صاحب بھنّوں جونیئر اور سلیمہ بھنّوں صاحبہ کی پوتی ہیں۔ اسی طرح احمد ایداللہ بھنّوں سینئر سابق امیر فرانس کی پڑپوتی ہیں۔ اسی طرح مولانا منظور احمد صاحب فاضل درویش مربّی سلسلہ قادیان مرحوم و خورشیدہ رقیّہ صاحبہ قادیان کی پڑنواسی ہیں۔ احباب جماعت سے بچّی کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک خادم دین بننے و نیک مستقبل ہونے کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

چوہدری مقبول احمد جرنلسٹ قادیان

SAFOORA COLLECTION CENTER
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Partap Nagar Qadian Pin 143516
Dist: Gurdaspur Punjab
WE ACCEPT ONLINE ORDER ALSO
ALL KINDS OF LADIES GARMENTS AND KIDS PARTY WEAR & BURQA ALSO
INSTAGRAM
Shabana Omer : +91-8699710284 / Omer Farooque: +91-7347608447

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM
Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street
Melapalayam, Tirunelveli-627005
Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road
Balaji Nagar Extension
Puzhuthivakkam, Chennai-600091
Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot
Siphraya, Bangrak
Bangkok - 10500
Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

**وصایا** منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

**مسل نمبر**12487: میں جے امرین بیگم زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کی بالیاں دو جوڑی، دو عدد کڑے، دو عدد چوڑیاں، چھے عدد انگوٹھیاں، ایک عدد منگل سوتر، ناک کی لونگ 5 عدد (کل وزن 15 تولہ 150 گرام 22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: پائل دو جوڑی چاندی وزن 6 تولہ 60 گرام۔ حق مہر:-/1,50,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : مظفر احمد الامۃ : جے امرین بیگم گواہ : عبدالقادر شمس

**مسل نمبر**12488: میں طیبہ جہاں بیگم زوجہ مکرم عبدالباسط صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 3 عدد، ایک عدد منگل سوتر، 3 عدد کان کی بالیاں، دو عدد کڑے، چار عدد انگوٹھیاں (کل وزن ساڑے بارہ تولہ 125 گرام 22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: چھے تولہ 60 گرام۔ حق مہر:-/26,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالباسط الامۃ : طیبہ جہاں بیگم گواہ : محمد عظیم احمد جلتار

**مسل نمبر**12489: میں رفیعہ بیگم زوجہ مکرم جے وسیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) ایک پلاٹ رقبہ 450 گز اس میں ایک تین بیڈروم سیٹ پختہ مکان تعمیر شدہ ہے اور اس میں برلب سڑک پانچ دوکان کے کمرے ہیں۔ پلاٹ ومکان نمبر: 10-18,10-18/1 اس کی کل قیمت ایک کروڑ ہے۔ (2) ایک آبائی پرانہ بنگلہ رقبہ 175 گز بمقام چنتہ کنٹہ مکان نمبر 2-123 جس کی قیمت بیس لاکھ روپے ہے۔ (3) کھیتی زمین سات ایکڑ دس گنٹھ بمقام چنتہ کنٹہ پٹہ لینڈ سروے نمبر 256.A,259.A کھاتہ نمبر 182 قیمت ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے ہے۔ (4) ایک گودام نزد کرشنا دریا رقبہ 100 گز بمقام چنتہ کنٹہ پلاٹ 45 قیمت چار لاکھ روپے۔ (5) زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کی بالیاں ایک جوڑی، دو عدد انگوٹھیاں، ایک عدد چین (کل وزن 7 تولہ 70 گرام 22 کیریٹ) حق مہر:-/5,125 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار -/18,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عظیم احمد جلتار الامۃ : رفیعہ بیگم گواہ : شیخ چاند مجیب

**مسل نمبر**12490: میں صدیقہ بیگم زوجہ مکرم غلام احمد قادر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پینشنر عمر 58 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: حلقہ باب الابواب اولڈ فوراسٹوری قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب مستقل پتہ: کوٹلی کالا بن ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 23 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد کوکا 22 کیریٹ حق مہر:-/6,000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/7,957 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : بشیر الدین قادرؔ الامۃ : صدیقہ بیگم گواہ : ظہیر احمد بھٹی

**مسل نمبر**12491: میں لقمان احمد ولد مکرم بی انتصار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حشمت اللہ شریف العبد : لقمان احمد گواہ : عطاء الودود

**مسل نمبر**12492: میں مسرور احمد ولد مکرم بی خواجہ معین الدین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بی خواجہ معین الدین العبد : بی مسرور احمد گواہ : طارق احمد گلبرگی

**مسل نمبر**12493: میں محمد وسیم ولد مکرم محمد محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ دو کمروں کا ایک مکان بمقام جلال کوچہ (حیدرآباد) رقبہ 40 گز، مکان نمبر 20-2-824/1 اس کی موجودہ قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عطاء الودود العبد : محمد وسیم گواہ : محسن احمد ساحل

**مسل نمبر**12494: میں مظفر احمد ولد مکرم محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن: چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمود احمد بابو العبد : مظفر احمد گواہ : عبدالقادر شمس

**مسل نمبر**12495: میں نعیمہ پروین زوجہ مکرم سنسار دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن: ہرڑ تحصیل دہرہ ڈاکخانہ مہل ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیں 4 گرام، انگوٹھی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 3 تولہ۔ حق مہر:-/25,000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عمران خان الامۃ : نعیمہ پروین گواہ : شوکت علی

**مسل نمبر**12496: میں رخصانہ کوثر زوجہ مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن: پنجاور تحصیل اسپور ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش مستقل پتہ: دہری ریلوٹ تحصیل منجاکوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 4 گرام، ایک عدد انگوٹھی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : مظفر احمد بھٹی الامۃ : رخصانہ کوثر گواہ : محمد رفیع

IMPERIAL
GARDEN
FUNCTION
HALL

a desired destination for
royal weddings & celebrations.
# 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

JYOTI SAW MILL

SAWMILL

IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940

طالب دعا : شیخ ظہور احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 27 November - 2025 Issue. 48

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

**ANNUAL SUBSCRIPTION** : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro ( **WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

خلاصہ خطبہ جمعہ

# غزوہ تبوک کے تاریخی واقعات کا ایمان افروز تذکرہ
# منافقین کی سازشوں اور ابو عامر کی منافقانہ کارروائیوں کی ناکامی کا ذکر

### منافقین کے ساتھ حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا وسیع رحمت،، وسعت حوصلہ اور عفو و درگذر کا مظاہرہ

**خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 ر نومبر 2025 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ۔ یو کے**

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غزوہ تبوک کے بارے میں بیان ہو رہا تھا۔ اس سفر کی مزید تفصیل آج بیان کروں گا۔ غزوہ تبوک دراصل یہود، نصاریٰ اور منافقین کی مشترکہ سازشوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب ہر طرف سے ان کی کوششیں ناکام ہو گئیں تو انہوں نے آخری وار کے طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں قتل کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ واپسی پر ایک تنگ گھاٹی کے مقام پر انہوں نے بارہ یا پندرہ افراد کو رات کی تاریکی میں یہ کوشش کرنے کے لئے بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو بدکا کر کھائی میں گرا دیں، مگر اللہ تعالیٰ نے بروقت اطلاع دے کر آپ کی حفاظت فرمائی۔ حضرت حذیفہؓ اور حضرت عمارؓ کو ساتھ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھاٹی کا راستہ اختیار کیا اور منافقین بھاگ کھڑے ہوئے۔ وحی کے ذریعہ آپ نے حضرت حذیفہؓ کو ان منافقین کے نام بتائے جنہیں انہوں نے کبھی ظاہر نہ کیا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں بعض تاریخی روایات کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: مختلف روایتیں ہیں تو یہ بھی ایک روایت ہے جس کو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ حملہ کرنے والے بیٹھا کرتے ہیں۔ ان کے پہنچنے پر وہاں سے بھاگ گئے وہ لوگ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا تعاقب کرنا مناسب نہ معلوم ہوا۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو منافقوں نے جو اِس جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے قسم قسم کی معذرتیں کرنی شروع کر دیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبول کر لیا لیکن اب وقت آ گیا تھا کہ منافقوں کی حقیقت مسلمانوں پر آشکار کر دی جائے۔

چنانچہ یہ بتا دیا گیا تو بہرحال بعض بیٹھنے کا یا آگے جانے کا یا کس طرح عمل کرنے کا اس کی مختلف روایتیں ہیں لیکن واقعہ ایک ہی ہے ہر جگہ کہ کوشش ہوتی تھی کہ اس تنگ گھاٹی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچایا جائے نعوذ باللہ۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ مکہ فتح ہونے کے بعد منافقین کی سازشوں میں ایک قسم کی تیزی آ گئی تھی اور جب انہوں نے دیکھا کہ عرب کے ارد گرد قبائل بشمول یہود کے قبائل اپنی طاقت کھو چکے ہیں اور مفتوح ہو چکے ہیں تو اب انہوں نے عرب سے باہر قیصر روم جیسی بیرونی اور بڑی طاقتوں سے مدد مانگنے کا منصوبہ بنایا اور اس کے ساتھ ساتھ مدینہ میں ایک مستقل مرکز بنانے کا پروگرام بنایا جہاں یہ مستقل طور پر اپنی میٹنگز کریں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشی منصوبہ بندیاں کریں اور اسلحہ وغیرہ بھی جہاں جمع رکھیں لیکن وہ مرکز ایسا ہو کہ دوسرے مسلمانوں کو شک بھی نہ گزرے۔ چنانچہ ابو عامر جو کچھ عرصہ منظر عام سے غائب رہا تھا وہ اچانک سامنے آ گیا اور منافقین کے حق میں پروپیگنڈہ کرنے والوں نے اس کو ابو عامر راہب کہنا شروع کر دیا۔ اس نے یہ تجویز دی کہ اس مرکز کے لئے تم لوگ قبا میں ایک مسجد بناؤ۔ ابو عامر کے متعلق تاریخ میں مزید ملتا ہے۔ ابو عامر راہب کے نام سے مشہور تھا اور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتا تھا۔ جیسا کہ دوسرے خطبات میں اس بارے میں بیان بھی ہو چکا ہے۔

روایات میں ابو عامر کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا کا بھی ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی کہ یہ اپنے وطن سے دور تنہائی کی موت مرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں اور معجزے روز بروز ظاہر ہو رہے تھے اور آپ کے پیروکار بھی بڑھتے جا رہے تھے خاص طور پر ابو عامر کے قبیلے کے لوگ جس سے وہ۔ شامل ہو رہے تھے نہ اسلام میں جس سے وہ ابو عامر اور بھی زیادہ غصہ میں آ گیا۔ اس نے منافقین کے ساتھ مل کر ایک مسجد بنائی جسے تاریخ اسلام میں مسجد ضرار کے نام سے جانا جاتا ہے تا کہ وہاں لوگوں کو جمع کر کے ان سے بات چیت کرے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے روکے۔

ابو عامر شام میں رومی بادشاہ قیصر سے بھی ملا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اُکسانے کی کوشش کی۔ اسی مقصد کے لیے منافقوں نے قبا میں مسجد بنائی۔ اس مسجد کو مسجد ضرار کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ خواہش بھی پوری نہ ہوئی اور آخر کار ابو عامر شام میں ہی تنہائی اور بے وطنی کی حالت میں مر گیا۔ اس میں اختلاف ہے کہ وہ کب مرا۔ بعض کے نزدیک یہ نو ہجری میں مرا اور بعض کے نزدیک یہ دس ہجری میں مرا لیکن بہرحال تنہائی میں مرا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی کے بعد حضرت مالک بن دخشمؓ اور حضرت معن بن عدیؓ کو بلایا اور ان کو مسجد ضرار گرانے کا حکم دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیع رحمت وسعت حوصلہ اور عفو و درگذر کی ایک روشن ترین مثال ہے کہ قدم قدم پر منافقین کی طرف سے خطرناک سازشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس میں دکھ تکلیف اور قتل تک کی سازشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ سازشیں کر رہے ہیں اور منافق پھر اس حالت میں رنگے ہاتھوں پکڑے بھی جاتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر موقع پر انہیں معاف فرماتے رہے۔ صرف وہاں سزا دی کہ جہاں ریاست اور نظام کو خطرہ تھا اور وہاں بھی صرف اس حد تک کارروائی کی گئی کہ وہ خطرہ ختم ہو جائے ورنہ وہاں بھی سخت سزائیں نہیں دی گئیں جبکہ دی جا سکتی تھیں۔

غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے دو بڑے گروہ تھے ایک منافقین کا جن سے اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور دوسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل تھا جو اپنے ایمان میں مخلص تھے اور جہاد میں شامل بھی ہونا چاہتے تھے لیکن یا تو اتنے غریب تھے کہ باوجود کوشش کے ان کو جانے کے وسائل اور ذرائع مہیا نہیں ہو سکے یا وہ کسی بیماری اور معذوری کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ توبہ آیت اکانوے بانوے میں ان کے عذر کو قبول فرمایا۔

جنگ تبوک سے واپسی پر اہل مدینہ کے والہانہ استقبال کا ذکر ملتا ہے لکھا ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے مدینہ کے لوگ کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دیدار و زیارت کے اشتیاق سے بیتاب ہو کر مدینہ سے باہر ثنیۃ الوداع کے پاس آ گئے اور یہ شعر پڑھنے لگے

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

کہ چودھویں کے رات کا چاند ہم پر ثنیۃ الوداع کی جانب سے طلوع ہوا۔ ہم پر اللہ کا شکر واجب ہو گیا ہے جب تک کہ اللہ کا کوئی نہ کوئی پکارنے والا رہے گا۔ مدینہ کے لوگوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کے جذبات کے ساتھ یہ شعر پڑھ کر آپ کا استقبال کرنا دو مواقع پر بیان ہوتا ہے۔ ایک اس موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تھے اور دوسرا موقع یہ تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپسی پر مدینہ میں داخل ہوئے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انشاء اللہ باقی کچھ اور بھی واقعات ہیں سیرت کے پہلو ہیں۔ وہ آئندہ انشاء اللہ بیان کروں گا۔

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad